حضرت اسد بن ھاشم کی نسل



عابد حسین شاہ پیرزادہ

پیش نظر رسالہ میں اس اَمر کی تحقیق مستند کتب انساب سے پیش کی گئی ہے کہ
چوتھے خلیفہ راشد سیدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کے نانا حضرت اسد بن ھاشم
کی نسل دنیا میں موجود ہے یا نہیں۔

حضرت اسد بن ہاشم کی نسل

عابد حسین شاہ پیرزادہ

بہاءالدین زکریا لائبریری (وقف) چکوال

سلسلہ اشاعت نمبر: ۱۰
نام کتاب: حضرت اسد بن ھاشم کی نسل
تالیف: عابد حسین شاہ پیرزادہ
پہلی اشاعت: ۱۴۳۹ھ/۲۰۱۸ء
ناشر: بہاءالدین زکریا لائبریری (وقف)
تحصیل روڈ، علامہ اقبال ٹاؤن، نزد ملت چوک، چکوال
اسلامی جمہوریہ پاکستان
Email: bzlchakwal@gmail.com

ملنے کا پتہ:
مسلم کتابوی، داتا دربار مارکیٹ، لاہور
مکتبہ اعلیٰ حضرت، دربار مارکیٹ، لاہور
دار النعمان، ہادیہ حلیمہ سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور

فہرست

☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قریش خاندان

حبیب رب العالمین، رحمۃ للعالمین، خاتم الانبیاء والمرسلین، شفیع المذنبین، سیدنا ومولانا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کائنات کے افضل واعلیٰ ترین خاندان ''قریش'' میں پیدا ہوئے، طہارتِ نسب پر مختلف اَدوار میں متعدد کتب لکھی گئیں۔ نسب نامہ یہ ہے:

محمد صلى الله عليه وسلم بن عبد الله بن شيبة الحمد عرف عبد المطلب بن عمرو عرف هاشم بن مغيره عرف عبد مناف بن زيد عرف قُصَىّ بن حكيم عرف كِلاب بن مُرّه بن كعب بن لُؤَىّ بن غالِب بن فِهر بن مالك بن نضر بن كنانه بن خُزَيمه بن مدركه بن الياس بن مضر بن نزار بن مَعَد بن عدنان رضى الله عنهم...... الىٰ ابراهيم خليل الله عليه السلام---

ان میں فھر اور بقول دیگر نضر کا لقب قریش تھا، اس بارے میں مزید اَقوال بھی ہیں۔ انہی کے لقب کی نسبت سے یہ خاندان وقبیلہ ''قریش'' کہلایا، جو صدیوں سے مکہ مکرمہ کے سردار اور خانہ کعبہ کے خدام تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری کے مکہ مکرمہ میں قبیلہ قریش کی حسب ذیل بارہ شاخیں آباد اور مشہور، نیز ان کی جدید ذیلی شاخیں تھیں۔

بنو عبد مناف، بنو عبد الدار بن قُصَى، بنو اسد بن عبد العزىٰ، بنو زهره بن كلاب، بنو مخزوم بن يقظه، بنو تَيم بن مره، بنو عُدَى بن كعب، بنو سهم بن هيصص، بنو عامر بن لؤى، بنو تَيم بن غالب، بنو حارث بن فِهر، بنو محارب بن فِهر---

ان میں سے بعض مکہ مکرمہ کے اندر رہائش پذیر اور قریش البطاح کہلائے اور کچھ مکہ

مکرمہ سے قدرے باہر جو قریش الظواہر کہلاتے تھے۔ کتب سیرت وانساب میں ان سب قریشی قبائل کا ذکر تفصیل سے محفوظ ہے اور قرآن مجید کی سورت نمبر ۱۰۶ "القریش" انہی کے بارے میں نازل ہوئی۔

بنوہاشم

قریش قبیلہ کی سب سے افضل شاخ بنو ہاشم ٹھہری، جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی۔ یہ شاخ ہاشم بن عبد مناف سے جاری ہوئی، جن کے پانچ بیویوں سے چار بیٹے اور پانچ بیٹیاں ہوئیں۔ بیٹوں کے نام عبد المطلب، اسد، ابا صیفی اور نضلہ جب کہ بیٹیوں کے نام شفاء، خالدہ، ضعیفہ، رقیہ اور حیّہ ہیں۔ پھر اسلام کی ابتدائی صدیوں میں بنو ہاشم کی جو شاخیں سامنے آئیں، ان میں عباسی، طالبی، علوی، عقیلی، حسنی و حسینی اہم ہیں۔ ہاشمی قبیلہ کی فضیلت احادیث سے ثابت ہے۔

سادات

بنو ہاشم میں اعلیٰ وارفع قبیلہ "سادات" کا ہے، جس کی اصل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اَقدس ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام فرزندان نے بچپن میں وفات پائی، جب کہ چاروں بیٹیوں کی شادیاں اور تین کی اولاد ہوئی، لیکن ایک بیٹی سیدہ فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کی نسل آگے بڑھی۔ جن کی شادی سیدنا علی بن ابو طالب ہاشمی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے ہوئی اور تین فرزند حسن، حسین، محسن علیہم الرضوان پیدا ہوئے، آخر الذکر نے بچپن میں وفات پائی، جب کہ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی نسل بارے یقین ہے کہ رہتی دنیا تک موجود رہے گی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص میں سے ہے کہ نسل مبارک بیٹی سے چلی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسوں کی اولاد ابتدائی صدیوں میں ہاشمی، طالبی، علوی، حسنی، حسینی کہلائی، پھر سید، شریف، مولائی، میر کے اَلقاب سے اسلامی دنیا میں جانی گئی۔ سادات گھرانہ کی فضیلت قرآن مجید واحادیث میں بیان ہوئی۔

اسد نامی قریشی شخصیات

قریش مکہ میں اسد نامی متعدد شخصیات گزری ہوں گی، لیکن ان میں مذکورہ ذیل تین بطور خاص اہم و مشہور ہیں:

۱۔ اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی

۲۔ اسد بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی

۳۔ اسد بن خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی

بنو اسد بن عبدالعزیٰ

قبیلہ قریش کی ایک شاخ ''بنو اسد بن عبدالعزیٰ'' اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی سے جاری و منسوب ہے، جنہوں نے اعلان نبوت سے قبل وفات پائی۔

بنو ہاشم اور بنو اسد بن عبدالعزیٰ کے درمیان اُلفت و یگانگت کے مراسم اُستوار تھے، چنانچہ اسد بن عبدالعزیٰ کی شادی خالدہ بنت ہاشم سے ہوئی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت سیدہ آمنہ بنت وہب کی نانی، اسد بن عبدالعزیٰ کی بیٹی ام حبیب تھیں اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا عقد اسد بن عبدالعزیٰ کی پوتی ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا سے ہوا۔ اور یہ محتاج بیان نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کو چھوڑ کر باقی تمام اولاد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے ہوئی۔ یوں بنو اسد بن عبدالعزیٰ گھرانہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد و نسل کے ننھیال ہوئے۔

دَورِ رسالت میں بنو اسد بن عبدالعزیٰ کی بیس مشہور شخصیات کے اسماء گرامی یہ ہیں:

○ ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبدالعزیٰ رحمۃ اللہ علیہ، وفات ۱۲ر قبل ہجری/ ۶۱۱ء تقریباً، پہلی وحی کے نزول کی تصدیق کی اور بعثت سے قبل وفات پائی۔

[العقد الثمین، جلد ۷، صفحہ ۳۸۶ تا ۳۸۹]

○ عدی بن نوفل بن اسد بن عبدالعزیٰ رضی اللہ عنہ، صحابی، والی حضر موت۔

[العقد الثمین، جلد ۶، صفحہ ۷۶ تا ۷۸]

○ ام المومنین خدیجہ بنت خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ رضی اللہ عنہا، وفات ۳ر قبل ہجری/

۶۲۰ء [العقد الثمین، جلد ۸، صفحہ ۲۰۳ تا ۲۰۵]

o زبیر بن عوام بن خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ رضی اللہ عنہ، وفات ۳۶ھ/۶۵۶ء، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی کے فرزند، پہلی ہجرت حبشہ میں شریک، جنت کی بشارت پانے والے دس صحابہ کرام میں شامل، حواری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ تعالیٰ کی راہ میں تلوار اٹھانے والے پہلے صحابی اور ذات النطاقین اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا سے شادی ہوئی۔ [العقد الثمین، جلد ۴، صفحہ ۴۲۹ تا ۴۴۰]

o مصعب بن زبیر رضی اللہ عنہ، وفات ۷۱ھ/۶۹۰ء، صحابی، والی بصرہ و کوفہ

o منذر بن زبیر رضی اللہ عنہ، وفات ۷۳ھ/۶۹۲ء، صحابی، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نواسے۔ [العقد الثمین، جلد ۷، صفحہ ۲۸۰ تا ۲۸۳]

o عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ، وفات ۷۳ھ/۶۹۲ء، صحابی، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نواسے، ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں پیدا ہونے والے پہلے بچے، سانحہ کربلا کے بعد خلافتِ اسلامیہ بحال کرنے کی کوشش کی۔ [العقد الثمین، جلد ۵، صفحہ ۱۴۱ تا ۱۵۹]

o مصعب بن عبداللہ بن مصعب بن ثابت بن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ، وفات ۲۳۶ھ/۸۵۱ء، مشہور مطبوعہ کتاب "نسب قریش" کے مصنف۔

o زبیر بن بکار بن عبداللہ بن مصعب بن ثابت بن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ، وفات ۲۵۶ھ/۸۷۰ء، قاضی مکہ مکرمہ، اہم مطبوعہ کتاب "جمهرة نسب قريش و اخبارها" کے مصنف۔ [العقد الثمین، جلد ۴، صفحہ ۴۲۷ تا ۴۲۹]

o اسد بن ؟ بن خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ رضی اللہ عنہ، صحابی، والد کا نام مذکور نہیں، ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بھتیجا۔ [العقد الثمین، جلد ۳، صفحہ ۲۹۵]

o اسود بن نوفل بن خویلد رضی اللہ عنہ، صحابی۔ پہلی ہجرت حبشہ میں شامل۔

[العقد الثمین، جلد ۴، صفحہ ۲۲۱ تا ۲۲۳]

o حکیم بن حزام بن خویلد رضی اللہ عنہ، وفات ۵۴ھ/۶۷۴ء تقریباً، صحابی۔

[العقد الثمین، جلد ۴، صفحہ ۲۲۱ تا ۲۲۳]

o خالد بن حزام بن خویلد رضی اللہ عنہ، صحابی، دوسری ہجرت حبشہ میں شامل اور راستہ میں وفات پائی۔ [العقد الثمین، جلد ۴، صفحہ ۲۶۲ تا ۲۶۳]

○ خالد بن حکیم بن حزام بن خویلد رضی اللہ عنہ، صحابی۔ [العقد الثمین، جلد ۴، صفحہ ۲۶۴]

○ عبداللہ بن حکیم رضی اللہ عنہ، صحابی۔ [العقد الثمین، جلد ۵، صفحہ ۱۳۱ تا ۱۳۲]

○ ہشام بن حکیم رضی اللہ عنہ، صحابی۔ [العقد الثمین، جلد ۷، صفحہ ۳۷۰ تا ۳۷۲]

○ یحیٰ بن حکیم رضی اللہ عنہ، صحابی۔ [العقد الثمین، جلد ۷، صفحہ ۴۳۳]

○ عمرو بن امیہ بن حارث بن اسد بن عبدالعزیٰ رضی اللہ عنہ، صحابی، پہلی ہجرت حبشہ میں شریک اور وہیں وفات پائی۔ [العقد الثمین، جلد ۶، صفحہ ۳۶۵]

○ ھَبَّار بن اسود بن مُطَّلِب بن اسد بن عبدالعزی رضی اللہ عنہ، صحابی، ۱۵ھ/۶۳۶ء میں زندہ۔ [العقد الثمین، جلد ۷، صفحہ ۳۶۳ تا ۳۶۴]

○ یزید بن زمعہ بن اسود بن مطلب رضی اللہ عنہ، صحابی، پہلی ہجرت حبشہ میں شریک۔ [العقد الثمین، جلد ۷، صفحہ ۴۶۱ تا ۴۶۲]

بنو اسد بن عبدالعزیٰ کے فضائل وخصائص کا خلاصہ یہ ٹھہرا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ کے ننھیال تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی صفیہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہا کا گھرانہ تھا۔ پہلی وحی کی تصدیق اس خاندان کے فرد نے کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلا عقد کیا۔ نیز ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی بہن اس کی بہو تھیں۔ عشرہ مبشرہ میں سے ایک صحابی اس خاندان سے تھے، جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ”حواری“ اور ان کی اہلیہ کو ”ذات النطاقین“ کے لقب عطا فرمائے، نیز اللہ کی راہ میں پہلی تلوار اٹھائی گئی۔ بنو اسد کے چار افراد پہلی ہجرت حبشہ اور ایک فرد دوسری ہجرت حبشہ میں شریک تھے۔ غزوۂ بدر میں تین صحابہ شریک تھے۔ مدینہ منورہ ہجرت کے بعد مہاجرین کے ہاں پہلی ولادت اس خاندان میں ہوئی اور سانحہ کربلا کے بعد اس قبیلہ کے فرزند نے خلافت اسلامیہ کو بحال کرنے کی جدوجہد نیز حجاج بن یوسف کے مظالم کا سامنا کیا۔ اور تیسری صدی ہجری میں اس کے دو فرزندان نے قبیلہ قریش کے اَنساب پر عظیم کتب تالیف کیں، جو آج ہمارے ہاتھوں میں ہیں اور چودہ صدیوں میں اس موضوع پر جتنی بھی کتب لکھی گئیں، ان کی بنیاد ہیں۔

قبیلہ قریش کی شاخ بنو اسد بن عبدالعزیٰ کے مزید اَحوال کتب میں محفوظ ہیں۔ اس کی مذکورہ بالا اہم شخصیات میں سے اکثر کے حالات ایک ہی کتاب ”العقد الثمین“ کی مختلف

جلدوں میں ملاحظہ کیے جاسکتے ہیں۔اور مزید سات عربی کتب بطور خاص قابل ذکر ہیں:

پہلی: شیخ ابوالحسن برہان الدین ابراہیم بن عمر رباط بقاعی، وفات ۸۸۵ھ/۱۴۸۰ء، کی "بذل النصح و الشفقة للتعریف بصحبة السید ورقة" جس کا قلمی نسخہ دارالکتب ظاہریہ دمشق میں زیر نمبر ۳۷۳۳، سال کتابت ۸۸۴ھ محفوظ ہے۔

دوسری: مدینہ منورہ کے ڈاکٹر مؤید بن عیاد المطرفی وفات ۱۴۳۰ھ/۲۰۰۹ء کی "ورقة بن نوفل فی بطنان الجنة جو رابطہ عالم اسلامی جدہ نے ۱۹۹۳ء میں ۱۹۸ صفحات پر شائع کی۔

تیسری: غسان عزیز حسین کی "ورقة بن نوفل، مبشر الرسول صلی اللہ علیه وسلم، عصره، حیاته، شعره" جو دارالکتب علمیہ بیروت نے ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء میں پہلی بار ۱۹۱ صفحات پر شائع کی۔

چوتھی: شیخ ابوالمنذر ہشام بن محمد ابن سائب کلبی، وفات ۲۰۴ھ/۸۱۹ء، کی "اخبار اسد بن عبد العزی" جو ہم تک نہیں پہنچی۔

پانچویں: مصعب بن عبداللہ زبیری اسدی کی مذکورہ بالا "نسب قریش". اور

چھٹی: زبیر بن بکار زبیری اسدی کی "جمهرة نسب قریش و اخبارها" جو مطبوع و متداول ہیں۔جس کی پہلی ضخیم جلد تو مکمل اسی شاخ کے اَنساب واَحوال پر مبنی ہے۔

ساتویں: شیخ ابراہیم بن سعد الحقیل کی معجم مصنفات الزبیر بن بکار جو پہلی بار ۱۴۳۳ھ/۲۰۱۳ء میں عمان اردن سے ۲۱۷ صفحات پر شائع ہوئی۔

بنو اسد بن عبدالعزیٰ کے کچھ افراد ہجرت کر کے سندھ آئے اور تیسری صدی ہجری میں سلطنت ہباریہ سندھ قائم کی، جس کا دارالحکومت آج کا شہر سانگھڑ کے قریب منصورہ نامی مقام تھا۔اس شہر کی تاریخ پر ڈاکٹر صادق احمد داؤد جودہ کی کتاب "مدینة المنصورة، فی ظِل الدولة الهبارية بالسند" ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۶ء میں دار اُمية للنشر ریاض نے پہلی بار ۱۳۴ صفحات پر شائع کی۔ان کی نسل آج بھی برصغیر میں موجود اور ان کے اَحوال عربی، فارسی نیز اردو کتب میں دست یاب ہیں۔یہاں اسد بن عبدالعزیٰ اور ان کی نسل بارے یہی تعارفی سطور

کافی ہیں، تفصیل کا موقع نہیں۔

☆

اسد بن ھاشم

''اسد'' نامی قریش خاندان کی تین مشہور شخصیات میں سے دو کا کسی قدر تعارف قارئین نے ملاحظہ کیا، اب قلم کا رُخ تیسرے اسد کی جانب، جو اس تحریر کا اصل موضوع ہیں۔

اسد بن ہاشم بن عبد مناف کی شادی بنی عامر بن لوئی کی خیسی بنت ہرم بن رواحہ سے ہوئی۔ اور دو بیٹیاں خالدہ و فاطمہ پیدا ہوئیں، نیز بقول بعض ایک بیٹا حنین نام کے تھے۔ اسد بن ہاشم نے ظہور اسلام سے قبل وفات پائی۔

خالدہ بنت اسد بن ہاشم کی شادی ارقم بن نضلہ بن ہاشم بن عبد مناف سے ہوئی اور فاطمہ بنت اسد بن ہاشم کی شادی ابو طالب بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف سے ہوئی، جن کے فرزندان میں صحابی جلیل، عشرہ مبشرہ میں سے ایک، چوتھے خلیفہ راشد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، وفات ۴۰ھ/ ۶۶۱ء، شامل ہیں۔ یوں اسد بن ہاشم آپ کے نانا تھے۔

فاطمہ بنت اسد بن ہاشم رضی اللہ عنہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چچی تھیں، جنہوں نے تقریباً ۵ھ/ ۶۲۶ء کو مدینہ منورہ میں وفات پائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قمیص میں کفن دے کر قبر میں اُتارا۔

یہاں فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا کی اولاد و نسل بارے مزید معلومات پیش کرنا موضوع میں شامل نہیں بلکہ فقط اسد بن ہاشم کی نرینہ اولاد کے وجود پر تحقیق مقصود ہے۔ اس بارے میں قدیم و جدید دور کے مصنفین نے کیا لکھا اور آج روئے زمین پر ان کی نسل موجود ہے یا نہیں، ان سوالات کا جواب جاننے کے لیے راقم سطور نے حسب ذیل پانچ موضوعات کی اہم اور بنیادی کتب کے اوراق پلٹے:

۱۔ یہ مسئلہ نسب کے متعلق ہے، لہٰذا عربوں کے انساب بالخصوص خاندان قریش کے

انساب پر لکھی گئی کتب اہم ٹھہریں، چنانچہ اس موضوع کی بنیادی کتب دیکھیں۔

۲۔ اسد بن ہاشم کے بیٹے اور پوتوں کا صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین اور اسماء الرجال بارے لکھی گئی مستقل کتب میں تذکرہ لازم ٹھہرا لہٰذا اس نوع کی کتب پر نظر ڈالی۔

۳۔ قریش خاندان کے وطن مکہ مکرمہ کی اہم و مشہور شخصیات کے حالات پر لکھی گئی سب سے اہم کتاب کا مطالعہ۔

۴۔ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان ہو اور قبیلہ قریش و بنو ہاشم کے افراد کو نظر انداز کیا جائے، یہ ممکن نہیں، لہٰذا سیرت کی بنیادی کتاب دیکھی۔

۵۔ بنو ہاشم اور زکوۃ، کتب فقہ اسلامی کا مستقل باب و موضوع ہے، جہاں بعض کتب میں بنو ہاشم کے افراد کا عمومی ذکر ہے۔ اس پس منظر میں فقہ کی ایک معتمد و معتبر کتاب کا متعلقہ مقام دیکھا۔

مذکورہ پانچ موضوعات کی تیس سے زائد عربی کتب کے ملاحظہ کے بعد اسد بن ہاشم کی نرینہ اولاد بارے جو معلومات ملیں، ان کی تفصیل آئندہ صفحات پر اور آخر میں حاصل مطالعہ پیش ہے:



حذف من نسب قریش:

دمشق کے مشہور محقق ڈاکٹر صلاح الدین المنجد، وفات ۱۴۳۱ھ/ ۲۰۱۰ء کے بقول عربوں میں انساب کے موضوع پر غالباً پہلی کتاب شیخ محمد بن مسلم ابن شہاب زہری قرشی، وفات ۱۲۴ھ/ ۷۴۲ء نے تالیف کی، جو ہم تک نہیں پہنچی۔

اور "حذف من نسب قریش" علم الانساب پر لکھی گئی عربی کتب میں اولیں محفوظ کتاب ہے۔ اس کے مصنف شیخ ابو فید مؤرج بن عمرو سدوسی، وفات ۱۹۵ھ/ ۸۱۰ء، بصرہ کے باشندہ، خراساں مرو نیشاپور مقیم رہے۔ ساتویں عباسی خلیفہ مامون بن ہارون رشید، وفات ۲۱۸ھ/ ۸۳۳ء، کے مقرب تھے۔ اس کتاب پر ڈاکٹر صلاح الدین المنجد نے تحقیق انجام دی اور دار الکتاب الجدید بیروت نے ۱۳۹۲ھ/ ۱۹۷۶ء کو دوسری بار ۱۴۳ صفحات پر شائع کی۔

یہ قبیلہ قریش کے انساب پر مختصر تالیف اور پوری کتاب کے کسی مقام پر اسد بن ہاشم کی نسل کے کسی فرد کا ذکر نہیں۔

جمهرة النسب:

شیخ ابو المنذر ہشام بن محمد ابن سائب کلبی نے ۲۰۴ھ/ ۸۱۹ء کو کوفہ میں وفات پائی۔ ڈیڑھ سو کے قریب تصنیفات میں سے متعدد انساب کے موضوع پر ہیں۔ عرب دنیا کے ماہرین انساب نے انہیں علم انساب و تاریخ کے امام قرار دیا ہے۔ ایک تصنیف کا نام "جمهرة النسب" جو مکمل تو محفوظ نہیں رہی لیکن جتنی موجود ہے وہ بارہا شائع ہوئی۔

شیخ عبداللہ حبشی حضرمی کے بقول آپ کے احوال پر مہدی محمد عبدالہادی نے ۱۴۰۹ھ میں مستنصریہ یونی ورسٹی بغداد سے 'هشام بن محمد السائب الكلبي و دوره في التدوين التاريخي" مقالہ پر ایم فل کیا، جو شائع ہوا۔

جمهرة النسب کی دو اشاعتیں انتہائی اہم ہیں۔ ڈاکٹر ناجی حسن کی تحقیق کے ساتھ یہ عالم الکتب بیروت نے ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۴ء میں ۷۳۶ صفحات پر شائع کی۔ اس کے صفحہ ۲۷ پر اسد بن ہاشم کی والدہ، بھائی، بہن کے نام و انساب مذکور ہیں۔ آگے چل کر صفحہ ۳۷ پر لکھا ہے کہ اسد بن ہاشم کی نسل آگے نہیں بڑھی۔ شیخ ہشام کلبی کے الفاظ یہ ہیں:

اسد بن هاشم ، لا عقب له---

اس اشاعت پر تحقیق انجام دینے والے ڈاکٹر ناجی حسن، بغداد کے باشندہ اور آج کی عرب دنیا میں علم انساب کے اہم ماہرین میں سے ہیں۔ انہوں نے تحقیق و حواشی کے دوران شیخ ہشام ابن کلبی کی مندرجہ بالا عبارت سے اختلاف یا اس پر کسی پہلو سے اضافہ نہیں کیا۔

عربوں کے انساب پر اس قدیم و اہم کتاب پر شیخ محمود فردوس العظم نے بھی تحقیق انجام دی، جو دمشق کے باشندہ اور دورِ حاضر کے ماہرین انساب میں نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ انہوں نے اس کتاب پر بڑے اطمینان و تحمل سے کام کیا، پھر خود ہی کتابت سے آراستہ کیا اور یہ ۳۳×۲۴ سنٹی میٹر کاغذ کی تین جلدوں کے پندرہ سو صفحات پر دار اليقظة العربية دمشق نے ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۰ء میں دوبارہ شائع کی۔

اس اشاعت کی تیسری جلد، کتاب میں مذکور قبائل کے انساب کے مشجرات نیز فہرست کتاب پر مشتمل ہے اور اسے شیخ محمد ادیب الجادر نے مرتب کیا۔

شیخ محمود فردوس نے کتاب کے ضروری اور تصحیح وتشریح طلب مقام پر طویل حواشی قلم بند کیے اور شیخ ہشام ابن کلبی کی عبارت "اسد بن هشام لا عقب له" اس اشاعت کی پہلی جلد کے صفحہ ۲۴ پر ہے جہاں محمود فردوس جیسے اَنساب کے عظیم ماہر ومحبؓ نے کوئی اختلافی رائے وحاشیہ نہیں لکھا۔

النسب:

شیخ ہشام ابن کلبی کے ایک شاگرد شیخ قاسم نے "جمهرة النسب" کو مختصر کر کے اس پر اضافات کیے، جو "النسب" نام سے مطبوع ہے۔

شیخ ابوعبید قاسم بن سلام ہروی ہرات میں پیدا ہوئے اور وہیں تعلیم پائی، عراق میں زندگی بسر کی، جب کہ ۲۲۴ھ/ ۸۳۸ء کو مکہ مکرمہ میں وفات پائی۔ حدیث نیز فقہی علوم کے ماہر، ادیب، متعدد تصنیفات میں "الغریب المصنف" مشہور ومطبوع ہے۔ نیز اپنے زمانہ میں علماء کے سرتاج تھے۔

دمشق کے ڈاکٹر سہیل زکار کی نگرانی میں خاتون، مریم بنت محمد خیر الدرع نے "النسب" پر تحقیق کے نتیجہ میں دمشق یونی ورسٹی سے ایم فل کی سند پائی۔ اور اسے دار الفکر دمشق نے ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۸۹ء کو ۴۰۷ صفحات پر پہلی بار شائع کیا، جس پر ڈاکٹر سہیل زکار کی تقدیم درج ہے۔

اس کتاب میں عرب قبائل کے انساب کی اصل وبنیاد بیان کی گئی ہیں۔ قبیلہ قریش کی اہم شاخوں کے انساب سے کتاب کا آغاز ہوتا ہے، اور بنو ہاشم کے انساب صفحہ ۱۹۶ تا ۱۹۸ پر ہیں، جہاں اسد بن ہاشم کا اپنا ذکر تو ہے لیکن ان کی نسل کے کسی فرد کا نہیں۔ اور خاتون محققہ جنہوں نے کتاب کو طویل ومفید حواشی سے آراستہ کیا، اس مقام پر انہوں نے بھی کوئی اضافی معلومات نہیں پیش کیں۔

جمهرة النسب لابن الكلبي و مختصر الجمهرة و حواشيه:

شیخ ہشام ابن کلبی کی جمهرة النسب کو ایک تو ان کے مذکورہ بالا شاگرد نے مختصر کیا۔ پھر آئندہ صدیوں میں کسی اور نے مختصر کر کے حواشی لکھے، جو "جمهرة النسب لابن الكلبي و مختصر الجمهرة و حواشيه" نام سے مطبوع ہے۔

اس کے قلمی نسخہ پر شیخ عبدالستار نے تحقیق شروع کی لیکن وہ اسے مکمل نہیں کر پائے۔ شیخ عبدالستار بن احمد فراج نے ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء کو کویت میں وفات پائی۔ وہ مصری باشندہ، مشہور ادیب، محقق، لغوی تھے اور کویت کی وزارت اطلاعات سے وابستہ رہے۔ انہوں نے متقدمین کی متعدد اہم تصنیفات پر تحقیق انجام دے کر شائع کرائیں اور جمھرۃ النسب کے اس اختصار و حواشی کے قلمی نسخہ پر کام جاری تھا کہ وفات پائی۔ ان کے تحقیقی معیار کی اہمیت کی بنا پر اس کتاب پر نامکمل کام کو ہی پہلی جلد کی صورت میں وزارت اطلاعات کویت نے ۱۴۰۳ھ/ ۱۹۸۳ء کو ۵۱۶ صفحات پر شائع کیا۔ چوں کہ شیخ عبدالستار فراج کا کام جاری تھا اور ابھی وہ کھوج نہیں لگا پائے تھے کہ شیخ ہشام کی کتاب کا یہ اختصار و حواشی کس نے تیار کیا تھا۔ شیخ ہشام ابن کلبی کی عبارت "اسد بن ھاشم لا عقب لہ" اس پہلی جلد کے صفحہ ۱۴۷ پر ہے۔

اس عبارت کے تحت محشیٰ نے ابن قتیبہ کی "المعارف" کے حوالہ سے حاشیہ لکھا کہ، اسد بن ہاشم کے ہاں بیٹا حنین پیدا ہوئے جو علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم کے ماموں تھے۔ نیز حنین کی ایک پوتی عبداللہ بن حنین سے تھیں، لیکن نسل آگے نہیں چلی۔

اس مقام پر کتاب کے گمنام محشیٰ اور پھر محقق شیخ عبدالستار فراج دونوں نے نسل کے منقطع ہونے کے نکتہ پر کوئی اختلاف نہیں کیا۔

مختصر جمھرۃ النسب لابن الکلبی:

جیسا کہ اوپر گزرا، شیخ ہشام ابن کلبی کی "جمھرۃ النسب" کے اختصار و حاشیہ کے قلمی نسخہ پر شیخ عبدالستار فراج نے کام شروع کیا، جو نامکمل رہا اور ان کی وفات کے دو برس بعد اسی صورت میں شائع کیا گیا اور اس اشاعت پر محشیٰ کا نام درج نہیں۔

اب اس قلمی نسخہ پر دمشق کے شیخ محمود فردوس العظم نے نئے سرے سے تحقیق انجام دی، فہرست مرتب کی نیز خود ہی کتابت سے آراستہ کر کے مکمل کتاب کو اشاعت کے لیے تیار کیا۔ جسے "مختصر جمھرۃ النسب لابن الکلبی" نام سے مکتبۃ الیقظۃ العربیۃ دمشق نے ۱۴۲۴ھ/ ۲۰۰۴ء میں دو جلد کے ۹۸۴ صفحات پر شائع کیا۔

شیخ محمود فردوس نے بحث و تحقیق کے بعد لکھا کہ شیخ ہشام کی کتاب کو مختصر کر کے حواشی لکھنے والی شخصیت کا نام شیخ مبارک یحییٰ بن مبارک غسانی حمص ہے، جنہوں نے ۶۵۸ھ/ ۱۲۶۰ء میں

وفات پائی۔

اس اشاعت میں شیخ ہشام ابن کلبی کی عبارت "اسد بن هاشم لا عقب له" اور اس پر ابن قتیبہ کی المعارف سے اخذ کردہ حاشیہ، پہلی جلد کے صفحہ ۲۳ پر ہیں۔

شیخ مبارک نے حاشیہ لکھتے ہوئے محض "المعارف" پر انحصار کیا جو تیسری صدی ہجری کی تالیف ہے اور اس کے بعد اپنے دَور یعنی ساتویں ہجری تک اسد بن ہاشم کی نسل کے وجود بارے کوئی اضافی معلومات نہیں لائے اور شیخ محمود فردوس نے بھی کوئی اختلافی حاشیہ اس مقام پر نہیں لکھا۔

نسب قریش:

شیخ مصعب بن عبداللہ زبیری کا ذکر بنو اسد بن عبدالعزیٰ کے تعارف میں گزر چکا۔ وہ مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے اور ۲۳۶ھ/۸۵۱ء کو بغداد میں وفات پائی۔ ثقہ فی الحدیث، مورخ، شاعر، ماہرِ انساب، حدیث نیز انساب کے موضوعات پر چند تصنیفات ہیں، جن میں "نسب قریش" آپ کی پہچان ہے۔ ان کی تاریخی خدمات پر عبدالہادی محمد عباس نے "مصعب الزبیری و دوره فی تدوین التاریخ" عنوان سے مقالہ پر مستنصریہ یونی ورسٹی بغداد سے ۱۴۱۰ھ میں ایم فل کیا۔

"نسب قریش" کتاب پر فرانس کے مستشرق پروفیسر ایوارسٹ لیوی پرونسل، وفات ۱۳۷۶ھ/۱۹۵۵ء نے تحقیق انجام دی، جسے دار المعارف قاہرہ نے ۴۷۷ صفحات پر شائع کیا، جس پر سال اشاعت درج نہیں، غالباً ۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹ء میں چھپی۔

یہ کتاب محض قبیلہ قریش کے انساب پر مشتمل اور ہر شاخ بارے الگ الگ ابواب قائم کر کے انساب کی تفصیلات درج کی گئی ہیں۔ پوری کتاب میں اسد بن ہاشم کی نسل بارے الگ باب نہیں۔ بلکہ دو مقامات پر نسل آگے نہ چلنا مذکور اور عبارت یہ ہے:

اسد بن هاشم ، انقرض الا من ابنته فاطمة ابنته اسد---[صفحہ ۱۶]

دوسرے مقام پر ہے:

وقد انقرض ولد اسد بن هاشم---[صفحہ ۱۹]

محقق کتاب پروفیسر پرونسل نے ان عبارات پر کوئی اعتراض و اضافہ نہیں کیا۔

المنمّق فی اخبار قریش:

مصنف شیخ ابو جعفر بن محمد حبیب ہاشمی بغداد میں پیدا ہوئے اور ۲۴۵ھ/۸۶۰ء کو سامراء میں وفات پائی۔ ماہر انساب، مورخ، ادیب و شاعر، عربوں کے قدیم و جدید انساب پر متعدد تصنیفات ہیں جن میں "مختلف القبائل و مؤتلفھا" اور "المنمق فی اخبار قریش" مشہور و مقبول ہیں۔

المنمق فی اخبار قریش، دہلی یونی ورسٹی کے خورشید احمد فارق کی تحقیق کے ساتھ عالم الکتب بیروت نے ۱۴۳۱ھ/۲۰۱۰ء میں دوسری بار ۴۸۰ صفحات پر شائع کی۔ اسد بن ہاشم کی نسل کا کہیں ذکر نہیں۔

جمھرۃ نسب قریش و اخبارھا:

اس کے مصنف شیخ زبیر بن بکار زبیری کا ذکر بنو اسد بن عبد العزیٰ کے تعارف میں گزر چکا۔ مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے اور ۲۵۶ھ/۸۷۰ء کو مکہ مکرمہ میں وفات پائی۔ انساب کے عظیم ماہر، عالم، مورخ، قاضی مکہ مکرمہ، متعدد تصنیفات ہیں۔ ان کی تاریخی خدمات پر رعد صالح ہادی نے "الزبیر بن بکار و دورہ فی التدوین التاریخی" مقالہ پر ۱۴۱۰ھ میں مستنصریہ یونی ورسٹی بغداد سے ایم فل کیا۔

"جمھرۃ نسب قریش و اخبارھا" مورخین کے ہاں قبیلہ قریش کے انساب پر بنیادی و معتمد کتاب ہے۔ مصنف نے یہ تیس اجزاء میں مکمل کی تھی، لیکن کوئی مکمل قلمی نسخہ تا حال دریافت نہیں ہوا۔ تیرہویں حصہ سے آخر تک محفوظ و مطبوع ہے۔

اس دست یاب حصہ پر شیخ سید محمود بن محمد شاکر نے تحقیق انجام دی، جو مصر کے شہر اسکندریہ میں پیدا ہوئے اور ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۷ء کو وفات پائی۔ عرب دنیا کے مشہور ادیب و محقق، شاہ فیصل عالمی ایوارڈ یافتہ، انہوں نے دو جلدوں میں تحقیق انجام دی اور پہلی جلد ان کی زندگی میں ۱۳۸۱ھ/۱۹۶۱ء کو چھپی۔ بعد ازاں بابل یونی ورسٹی عراق کے عباس ہانی الچراخ نے جدید طرز کی مفصل فہرست مرتب کی اور ادارہ ماہ نامہ "العرب" ریاض نے دو جلدیں ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۹ء

میں ۱۱۶۱ صفحات پر شائع کیں۔
ان محفوظ و مطبوعہ اجزاء میں کہیں بھی اسد بن ہاشم کی نسل جانب اشارہ تک نہیں اور فاضل محقق نے بھی کوئی معلومات نہیں دیں۔
آئندہ دنوں میں ڈاکٹر عباس ہانی الچراخ نے "جمهرة نسب قريش و اخبارها" پر خود تحقیق انجام دی، جسے دار الکتب علمیہ بیروت نے ۱۴۳۱ھ/۲۰۱۰ء میں پہلی بار دو جلد کے ۱۰۸۸ صفحات پر شائع کیا۔
ڈاکٹر عباس نے مقدمہ میں بتایا کہ شیخ محمود شاکر اس کتاب کے چالیس فی صد حصہ پر تحقیق مکمل کر چکے تھے، باقی حصہ پر کام جاری تھا۔ بعد ازاں ماہ نامہ "العرب" کے مالک و ایڈیٹر شیخ حمد الجاسر وفات ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء نے بعض مقامات پر تعلیقات لکھیں اور کتاب کی اہمیت کے پیش نظر اسے شائع کر دیا۔ لیکن تحقیقی پہلو سے یہ ناقص اشاعت ہے، مزید یہ کہ کتابت میں بھی سیکڑوں اغلاط رہ گئیں۔ چنانچہ احباب کے اصرار پر میں نے پوری کتاب پر تحقیق انجام دی، فہارس مرتب کیں، نیز طباعت کے لیے تیار کیا۔
قدیم اَدوار کے مصنفین نے جمهرة نسب قريش کے قلمی نسخوں سے جو اقتباسات اَخذ کر کے اپنی کتب میں درج کیے، ڈاکٹر عباس نے انہیں بھی جمع کیا، جو اس اشاعت کی دوسری جلد کے صفحہ ۱۹۳ تا ۲۹۸ پر "تتمة جمهرة نسب قريش و اخبارها" عنوان سے شامل ہیں۔
جمهرة نسب قريش کی اس اضافہ و تصحیح شدہ اشاعت میں بھی اسد بن ہاشم کی نرینہ نسل کا ذکر نہیں۔

المعارف:

یہ مشہور کتاب شیخ عبداللہ بن مسلم ابن قتیبہ دینوری کی تصنیف ہے۔ جنہوں نے ۲۷۶ھ/ ۸۸۹ء کو بغداد میں وفات پائی۔ عالم، مورخ، ادیب، لغوی، ماہر انساب، نیز قاضی تعینات رہے۔ متعدد تصنیفات میں "تفسير غريب القرآن" اور "المعارف" وغیرہ مشہور و مقبول ہوئیں۔ ان کے اَحوال و آثار پر عبدالخالق حمیس علی تمیمی نے "ابن قتيبة الدنيوري و دوره في الفكر العربي الاسلامي" مقالہ پر ۱۴۱۸ھ کو بغداد یونی ورسٹی سے

ایم فل کیا۔

کتاب "المعارف" پر شیخ محمد اسماعیل عبداللہ صاوی نے تصحیح انجام دی اور شیخ ثروت عکاشہ نے تقدیم لکھی، جو ۱۳۹۶ھ/ ۱۹۷۶ء میں نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی نے ۳۷۲ صفحات پر شائع کی۔

علاوہ ازیں دارالکتب علمیہ بیروت نے ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء میں ۳۸۰ صفحات پر شائع کی اور علامہ سلام اللہ صدیقی نے اردو ترجمہ کیا جو "تاریخ الانساب" نام سے پاک اکیڈمی کراچی نے ۳۶۸ صفحات پر شائع کیا، سال اشاعت درج نہیں۔

المعارف میں ہے:

"اور اسد کے ہاں حنین پیدا ہوئے جن کی نسل آگے نہیں چلی۔ وہ علی بن ابی طالب کے ماموں تھے۔ نیز فاطمہ پیدا ہوئیں جو علی بن ابی طالب کی والدہ تھیں اور روئے زمین پر عبدالمطلب بن ہاشم کی نسل کے علاوہ کوئی ہاشمی نہیں، اس لیے کہ ہاشم کے دیگر بیٹوں میں سے کسی کی نسل آگے نہیں بڑھی"---

ابن قتیبہ کے الفاظ یہ ہیں:

فاما اسد فولد حنينا و لم يعقب ، و هو خال على بن ابى طالب ، و فاطمة و هى ام على بن ابى طالب ، و ليس فى الارض هاشمى الا من ولد عبد المطلب بن هاشم ، لانه كان لهاشم ذكور لم يعقبو---

یہ عبارت المعارف کی کراچی اشاعت کے صفحہ ۳۳ پر، اور بیروت اشاعت کے ۴۲ تا ۴۳ پر، جبکہ مذکورہ اردو ترجمہ کے صفحہ ۶۵ پر ہے۔

معلوم رہے المعارف کا مطبوعہ اردو ترجمہ ناقص وادھورا ہے۔ اور یہ نور محمد کارخانہ اشاعت کے صفحہ ۱۵۲ تک کا ترجمہ ہے۔ صفحہ ۱۵۳ تا آخر یعنی تقریباً ۱۴۰ صفحات کا ترجمہ ترک کردیا گیا۔ مترجم علامہ سلام اللہ صدیقی اور اس کے مصحح ومقدمہ نگار نیز ناشر صاحبزادہ حافظ حقانی میاں قادری نے کسی مقام پر یہ بتانے کی زحمت گوارا نہیں کی کہ یہ المعارف کے محض نصف اوّل کا ترجمہ ہے۔

قبل ازیں علامہ عبداللہ عمادی وفات ۱۳۶۶ھ/۱۹۴۷ء نے المعارف کا اردو ترجمہ کیا تھا، جس کی اشاعت کی ہمیں خبر نہیں۔
اور پروفیسر علی محسن صدیقی وفات ۱۴۳۳ھ/۲۰۱۲ء نے اولیں مکمل ترجمہ کیا جو پہلی بار فروری ۱۹۹۹ء میں فضلی سنز کراچی نے ساڑھے تین سو صفحات پر طبع کرایا۔ جو ڈاکٹر نگار سجاد ظہیر کی نظر ثانی و تہذیب و اضافات کے ساتھ ۲۰۱۲ء میں قرطاس پبلشرز کراچی نے ۶۲۳ صفحات پر شائع کیا۔ جیسا کہ کراچی کے چھ ماہی رسالہ ''الایّام'' کے شمارہ جولائی تا دسمبر ۲۰۱۲ء کے صفحات ۴۲، ۱۷۵ تا ۱۷۶ پر مذکور ہے۔

جُمَل من انساب الاشراف:

شیخ احمد بن یحییٰ بلاذری نے ۲۷۹ھ/۸۹۲ء کو بغداد میں وفات پائی۔ عالم، مورخ، جغرافی، شاعر، ماہر انساب، عربی کے علاوہ فارسی کے ماہر، چند تصنیفات ہیں، جن میں انساب الاشرف، اور فتوح البلدان آپ کی پہچان ہیں۔
مورخین نے انساب الاشرف کے مزید چار نام ذکر کیے، جو یہ ہیں:
جمل من انساب الاشراف، القرابة و تاریخ الاشراف، انساب الاشرف و اخبارھم اور التاریخ الکبیر۔
قبیلہ قریش کے اَنساب و حالات پر انتہائی اہم کتاب، لیکن علامہ بلاذری نے بیس جلدیں تالیف کیں اور کتاب نامکمل رہی۔ اس ضخیم کتاب کو منظر عام پر لانے کے لیے عرب و عجم کے متعدد محققین فعال رہے، تب ایک صدی سے زائد عرصہ میں جزوی اشاعت کے بعد بالآخر پوری کتاب زیور طباعت سے آراستہ ہوئی۔ سب سے پہلے جرمن مستشرق پروفیسر ولیم اہلورڈ، وفات ۱۳۲۷ھ/۱۹۰۹ء کی تحقیق سے گیارہویں جلد ۱۸۸۳ء میں چھپی۔ پھر چوتھی و پانچویں جلدیں ۱۹۳۸ء میں سامنے آئیں اور پہلی جلد حیدر آباد دکن کے ڈاکٹر محمد حمید اللہ، وفات ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء کی تحقیق کے ساتھ ۱۹۵۹ء میں شائع ہوئی۔
محمد باقر محمودی کی تحقیق سے دوسری جلد ۱۹۷۳ء اور تیسری ۱۹۷۸ء میں چھپیں۔ کتاب کا کچھ حصہ ایک جلد کی صورت میں ۱۹۸۹ء کو ڈاکٹر احسان صدیقی کی تحقیق سے چھپا۔ فلسطین کے ڈاکٹر احسان عباس، وفات ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳ء کی تحقیق سے کچھ حصہ ۱۹۷۹ء کو نیز ۱۹۹۶ء میں

چھپا۔ اور ساتویں جلد ڈاکٹر رمزی بعلبکی کی تحقیق سے ۱۹۹۷ء میں شائع ہوئی۔

بالآخر دمشق کے ڈاکٹر سہیل زکار اور ڈاکٹر ریاض زرکلی نے مل کر پوری کتاب پر تحقیق کا بیڑا اٹھایا اور مکمل کتاب "جمل من انساب الاشراف" نام سے دار الفکر بیروت نے ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۶ء میں تیرہ جلد کے ۵۸۲۴ صفحات پر پہلی بار شائع کی، جو پیش نظر ہے۔

علامہ بلاذری نے اس کتاب میں ظہور اسلام سے اپنے دَور یعنی تیسری صدی ہجری کے وسط تک کے قریش قبیلہ کے عمومی تعارف وانساب، سیرت نبویہ کے واقعات، مشاہیر قریش کے اَحوال، اس کی جملہ شاخوں کے انساب وتعارف، حتیٰ کہ قریش قبیلہ سے قریبی تعلق رکھنے والے دیگر قبائل کے اَحوال واَنساب بھی درج کیے۔ جب کہ شاخ بنی ہاشم کے حالات واَنساب بطور خاص تفصیل سے دیے۔

اسد بن ہاشم گھرانہ کے اَحوال "و اما اسد بن هاشم" عنوان سے چوتھی جلد کے صفحہ ۴۲۸ تا ۴۲۹ پر ہیں۔ یہاں علامہ بلاذری نے بتایا:

"کہا جاتا ہے کہ حنین نامی شخص نے حیرہ میں اسد بن ہاشم کے بیٹا ہونے کا دعویٰ کیا، ان کی ماں کا نام سمیہ بقول دیگر ماریہ تھا، لیکن حنین کا یہ دعویٰ ونسب ثابت نہیں"---

بلاذری کے الفاظ یہ ہیں:

ادعى انه ابن اسد بن هاشم ، فلم يثبت نسبه---

اسی مقام پر مزید لکھا:

"اسد بن ہاشم کے بیٹا ہونے کا دعوے دار حنین کے سخطی بنت عبد عوف بن عبد الحارث زہری نامی بیوی سے بیٹے، عمرو، عبد الرحمٰن ہوئے"---

انساب الاشراف:

علامہ بلاذری کی انساب الاشراف جسے وہ مکمل نہیں کر سکے اور بیس جلدیں تالیف کیں۔ گزشتہ سطور میں آچکا کہ اس کی جزوی اشاعت ۱۸۸۳ء سے ۱۹۹۶ء تک مختلف مقامات سے ہوتی رہی اور اس پوری صدی میں مکمل کتاب کی اشاعت کی نوبت نہیں آئی۔ لیکن جب مکمل

اشاعت مقدر ٹھہری تو خوب ہوئی۔

چنانچہ ۱۹۹۶ء میں یہ ڈاکٹر سہیل زکار و ڈاکٹر ریاض زرکلی کی تحقیق سے شائع ہوئی تو اسی دوران دمشق کے ہی شیخ محمود فردوس العظم نے بھی اس کتاب پر بھرپور علمی کام انجام دیا۔ انہوں نے نہ صرف کتاب کا حق ادا کرنے میں خوب محنت کی بلکہ علامہ بلاذری کے کام کو بھی مکمل کیا۔

شیخ محمود فردوس کی تحقیق کے ساتھ یہ فقط ''انساب الاشراف'' نام سے دار الیقظة العربية دمشق نے شائع کی۔ پہلی جلد ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۷ء کو اور بتدریج اشاعت جاری رہنے کے بعد ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء میں آخری جلد شائع ہوئی، یوں بارہ جلد کے ۶۸۲۶ صفحات پر اشاعت مکمل ہوئی۔

اسی پر بس نہیں، شیخ محمود فردوس نے علامہ بلاذری کے نامکمل کام کو آگے بڑھایا اور انساب الاشراف کا تکملہ وذیل تالیف کیا، جو ''المستدرک علی البلاذری'' نام سے مزید تیرہ جلد کے ۴۹۷۴ صفحات پر ہے۔ جس کی پہلی جلد مذکورہ ادارہ نے ہی ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۱ء اور آخری جلد ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۴ء کو چھاپ کر اشاعت مکمل کی۔

یوں علامہ بلاذری کی تالیف انساب الاشراف اور اس پر محمود فردوس کا تکملہ دونوں یک جا پچیس جلد کے ۱۱۵۷۵ صفحات پر مطبوع ودست یاب ہیں۔

شیخ محمود فردوس نے انساب الاشراف کی پہلی جلد کے مقدمہ میں لکھا کہ اس کتاب کو مکمل صورت میں آپ تک پہنچانے کے لیے عمر صرف کی اور پورے قلمی نسخہ پر کام انجام دیا۔ جس دوران اہتمام وخیال رکھا کہ جہاں بھی علامہ بلاذری نے کسی شخصیت وخاندان کا ذکر سرسری انداز میں کیا اور اس کا نسب بیان نہیں کیا، تو میں نے حاشیہ میں مکمل نسب نامہ درج کر دیا، یوں متن کی تکمیل اور نفس مضمون کو قاری کے لیے عام فہم بنایا۔

انساب الاشراف کی اس اشاعت کی تیسری جلد صفحہ ۳۵۹ تا ۳۶۱ پر ''اسد بن ہاشم بن عبد مناف'' عنوان سے اس گھرانہ کے انساب مذکور اور یہاں حنین بارے علامہ بلاذری کی عبارت ''ادّعى انه ابن اسد بن هاشم ، فلم يثبت نسبه'' پر شیخ محمود فردوس نے کوئی اختلافی یا اضافی حاشیہ نہیں لکھا۔

الاشتقاق:

شیخ ابوبکر محمد بن حسن ابن دُرَید ازدی بصرہ میں پیدا ہوئے اور ۳۲۱ھ/۹۳۳ء کو بغداد میں وفات پائی۔ ادب ولغت کے امام، مشہور شاعر، متعدد تصنیفات میں الاشتقاق مشہور ہے۔ ان کے احوال وآثار پر محمد کامل علی برکات نے ۱۳۹۱ھ میں قاہرہ یونی ورسٹی سے "ابن درید اللغوی" مقالہ پر پی ایچ ڈی کی۔

الاشتقاق پر اسکندریہ مصر کے شیخ عبدالسلام محمد ہارون، وفات ۱۴۰۸ھ/۱۹۸۸ء جو "شیخ المحققین" کے لقب سے جانے گئے، انہوں نے تحقیق انجام دی، نیز شرح لکھی اور دار الجبل بیروت نے ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء میں ۷۱۸ صفحات پر شائع کی۔

الاشتقاق میں اہم عرب قبائل بالخصوص قریش کے اَنساب درج ہیں۔ اس ضمن میں اسد بن ہاشم گھرانہ کا ذکر صفحہ ۶۹ نیز ۱۵۶ پر ہے، جہاں ان کے کسی بیٹے یا آئندہ نسل بارے کچھ نہیں۔

جَمهرة اَنسابِ العَرب:

شیخ علی بن احمد ابن حزم ظاہری نے ۴۵۶ھ/۱۰۶۴ء کو اندلس میں وفات پائی، جسے آج ہم سپین کے نام سے جانتے ہیں۔ عالم، مورخ، ظاہری مذہب کے امام، کثیر التصانیف جن میں الفضل فی الملل و الاھواء و النحل اور جمهرة انساب العرب وغیرہ مشہور کتب ہیں۔ ان کے حالات پر عبدالحکیم عویس کی کتاب "ابن حزم الاندلسی و جهوده فی البحث التاریخی و الحضاری" مصر سے ۱۳۹۹ھ میں چھپی۔

جمهرة انساب العرب پر چند محققین نے مل کر تحقیق انجام دی، جسے دار الکتب علمیہ بیروت نے ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء کو ۶۷۲ صفحات پر شائع کیا، ہمارے موضوع کے تناظر میں اس کتاب کی چار عبارات قابل ذکر ہیں۔

پہلی عبارت صفحہ ۱۴ پر یہ ہے:

و لم یبق لهاشم عقب الّا من عبد المطلب فقط---

یعنی ہاشم کی نسل محض عبدالمطلب سے باقی رہی۔

اسی صفحہ پر دو سطر بعد یہ لکھا:

و کان لھاشم ایضاً من الولد : نضلۃ ، و ابو صیفی ، و اسد ، بنو ہاشم بن عبد مناف ، انقرضت اعقابھم---

''ہاشم کے مزید فرزند نضلہ، ابوصیفی اور اسد تھے، لیکن بنو ہاشم کے ان فرزندان کی نسل آگے نہیں بڑھی''---

اور صفحہ مذکورہ پر ہی مزید چند سطور بعد یہ عبارت ہے:

عبد اللہ بن حُنین بن اسد بن ہاشم ، لا عقب لہ---

یہاں ابن حزم نے ہاشم کے بیٹے حنین اور پوتا عبداللہ کا ذکر کیا، لیکن ساتھ ہی آگاہ کیا۔ نسل مزید آگے نہیں چلی۔

چوتھی عبارت صفحہ ۱۳۰ پر ہے، جس میں ہے کہ عبداللہ بن حنین بن ہاشم کی بیٹی کے فرزند، ہارون بن موسیٰ بن سعد بن ابی وقاص نام کے تھے۔

ام ھارون بنت عبد اللہ بن حنین بن اسد بن ھاشم بن عبد مناف---

الانساب:

شیخ عبدالکریم بن محمد سمعانی مرو شہر میں پیدا ہوئے، ۵۲۶ھ/۱۱۶۷ء کو وہیں وفات پائی۔ حافظ احادیث، مورخ، سیاح، متعدد تصنیفات ہیں، جن میں الانساب، اپنے موضوع پر جامع، انتہائی مشہور و مقبول اور معتبر و معتمد ہے۔ ایک خاتون زکیہ حسن ابراہیم دیلمی نے اس کے خصائص اور مصنف کے احوال پر ''المورخ ابو سعد السمعانی و کتابہ الانساب'' عنوان سے ۱۴۲۰ھ میں کوفہ یونی ورسٹی سے پی ایچ ڈی کی۔

دائرہ معارف عثمانیہ حیدر آباد دکن نے الانساب پہلی بار ۱۹۶۱ء سے بتدریج تیرہ ضخیم جلدوں میں شائع کی تھی۔ اب محمد احمد حلاق کے اہتمام سے کمپیوٹر کتابت کے ساتھ دار احیاء التراث العربی بیروت نے ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۹ء میں چار جلد کے ۱۹۵۲ صفحات پر شائع کی۔

''الانساب'' میں عرب قبائل کے انساب ان کے ناموں کی حروف تہجی ترتیب سے پیش کیے گئے ہیں۔ یوں مذکورہ جدید اشاعت کی پہلی جلد کے صفحہ ۹۷ تا ۹۸ پر ''الاسدی'' عنوان کے تحت اسدی نامی قبائل کا الگ الگ مختصر تعارف دیا گیا ہے۔ یہاں ''بنو اسد عبدالعزیٰ'' کا

ذکر تو موجود ہے لیکن ''بنو اسد بن ہاشم'' کا نہیں۔ جب کہ کتاب کی ترتیب کے اعتبار سے یہاں اندراج ضروری تھا۔ علامہ سمعانی جیسی واسع الاطلاع شخصیت بارے یہ کہنا جسارت ہوگا کہ انہوں نے دانستہ نظر انداز کیا یا دوسری صورت میں بے خبر رہے۔

التبیین فی انساب القرشیین:

شیخ موفق الدین عبد اللہ بن احمد ابن قدامہ نابلس فلسطین کے قریب گاؤں میں پیدا ہوئے اور ۶۲۰ھ/۱۲۲۳ء کو دمشق میں وفات پائی۔ فقیہ حنبلی، مورخ، ماہر انساب، متعدد تصنیفات میں ''المغنی'' آپ کی پہچان اور فقہ حنبلی کی بے مثل اور شاید سب سے اہم کتاب ہے۔

قبیلہ قریش کے انساب پر ''التبیین فی انساب القرشیین'' ہے، جس پر عراق کے محمد نایف دلیمی نے تحقیق انجام دی اور یہ ۶۷۱ صفحات پر ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء میں عالم الکتب بیروت نے شائع کی۔ یہ اہم کتاب بھی اسد بن ہاشم کی نسل کے تذکرہ سے خالی ہے۔

قلائد الجمان فی التعریف بقبائل عرب الزّمان:

شیخ احمد بن علی قَلْقَشَندی مصر کے علاقہ قلیوبیہ کے گاؤں قلقشندہ میں پیدا ہوئے اور ۸۲۱ھ/ ۱۴۱۸ء کو قاہرہ میں وفات پائی۔ مورخ، ادب ولغت کے امام، متعدد تصنیفات میں صبح الاعشی فی قوانین الانشاء اور قلائد الجمان فی التعریف بقبائل عرب الزمان، نیز نهایة الارب فی معرفة انساب العرب، مطبوع اور کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ کی تاریخی خدمات پر شیخ محمد کمال عزالدین کی کتاب ''ابو العباس القلقشندی مورخاً'' بیروت سے ۱۳۹۱ھ میں چھپی۔

پروفیسر ابراہیم بن اسماعیل ابیاری، وفات ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء مصر کے باشندہ اور مشہور محقق، مورخ، ماہر مخطوطات تھے۔ انہوں نے قلائد الجمان فی التعریف بقبائل عرب الزمان پر تحقیق انجام دی، جسے دار الکتاب اللبنانی بیروت نے ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء میں دوسری بار ۲۶۰ صفحات پر شائع کیا۔

قلائد الجمان کے صفحہ ۱۳۷ تا ۱۶۶ پر قریش خاندان کی دس مرکزی شاخوں اور پھر ان کی بھی ذیلی شاخوں کا الگ الگ تعارف ونسب دیے گئے ہیں۔ اس دوران ۱۵۳ تا ۱۶۶ تک

کے صفحات ''بنی ھاشم'' اور اس کی اہم شاخوں کے لیے مختص ہیں، جہاں ہاشمی قبائل، عباسی، طالبی، حسنی، حسینی کے تعارف واہم شخصیات کے نام دیے ہیں۔

اسد بن ہاشم کی بیٹی فاطمہ بنت اسد کا ذکر صفحہ ۱۵۳ نیز ۱۵۵ پر ہے۔ یہاں اسد بن ہاشم کی نرینہ اولاد و نسل جانب اشارہ تک نہیں اور محقق کتاب پروفیسر ابراہیم ابیاری نے بھی کوئی حاشیہ نہیں لکھا۔

العجاجة الزرنبية فی السلالة الزينبية:

علامہ جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابوبکر سیوطی قاہرہ میں پیدا ہوئے، وہیں پر ۹۱۱ھ/ ۱۵۰۵ء میں وفات پائی۔ شافعی عالم، مفسر، محدث، مورخ، اسلامی تاریخ کی نادر شخصیت، ایک ہزار کے قریب تصنیفات ہیں۔

العجاجة الزرنبية آپ کی مختصر مگر اہم تصنیف ہے، جو ''الحاوِی للفتاوِی'' کے ضمن میں عرب وعجم سے بارہا چھپی۔ اب شیخ عبد الرحمٰن خالد مصطفیٰ طرطوسی نے الحاوِی للفتاوِی پر تحقیق انجام دی اور دار الکتاب العربی بیروت نے ۱۴۲۵ھ/ ۲۰۰۵ء میں ۷۵۹ صفحات پر شائع کی۔

الحاوی للفتاوی کی اس اشاعت میں العجاجة الزرنبية، صفحہ ۴۳۷ تا ۴۴۰ پر شامل ہے۔ علامہ سیوطی نے اس میں بنی ہاشم کے جملہ بنیادی قبائل عباسی، طالبی، علوی، جعفری، عقیلی، حسنی، حسینی پر گفتگو کی، لیکن اسدی ہاشمی نامی کسی قبیلہ وشاخ کا ذکر نہیں کیا۔

مولانا محمد فیض احمد اویسی، وفات ۱۴۳۱ھ/ ۲۰۱۰ء نے العجاجة الزربنية کا آزاد اردو ترجمہ کیا، جو ''فاطمی وغیر فاطمی سید کی تحقیق'' نام سے ۱۴۲۵ھ/ ۲۰۰۴ء کو قطب مدینہ پبلشرز کراچی نے ۴۰ صفحات پر شائع کیا۔

الروض البسام، اشهر البطون القرشية فی الشام:

شیخ سید ابو الہدیٰ محمد بن حسن صیادی رفاعی حسینی شام کے شہر حلب کے نزدیک مقام خان شیخون میں پیدا ہوئے اور ۱۳۲۸ھ/ ۱۹۰۹ء کو جزیرہ رینکیپو میں وفات پائی۔ شافعی عالم، ادیب و شاعر، رفاعی سلسلہ کے مرشد کبیر، نقیب الاشراف حلب، عثمانی خلیفہ عبد الحمید دوم، وفات

۱۳۳۶ھ/ ۱۹۱۸ء قدرداں تھے۔ سو کے قریب تصنیفات ہیں۔ ان کے احوال پر شیخ عبد القادر قدری کی کتاب "الکوکب المنیر فی ترجمة السید محمد ابی الهدیٰ الصیادی الشهیر" شائع ہوئی۔

الروض البسام، مصنف کی زندگی میں چھپی تھی، اب شیخ احمد شوحان کی تحقیق کے ساتھ مکتبة التراث دیر الزور شام نے ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۳ء میں پہلی اشاعت ۱۹۲ صفحات پر شائع کی۔

اس کتاب میں چودھویں صدی ہجری کے آغاز پر شام و فلسطین میں آباد قبیلہ قریش کی اہم شاخوں، صحابہ کرام کی نسلوں کے مختصر تعارف و انساب دیے گئے ہیں۔ اور "بنی اسد بن ہاشم" نامی کسی قبیلہ کا ذکر نہیں۔ گویا ماضی قریب تک خطہ شام پر اسدی ہاشمی خاندان کا وجود نہیں۔

انساب القبائل و البیوتات الهاشمیة فی العراق:

شیخ یونس بن ابراہیم سامرائی عراق کے شہر سامرا میں پیدا ہوئے اور ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء کو بغداد میں وفات پائی۔ عالم جلیل، مورخ، صحافی، ماہر انساب، سیاح، ایک سو سے زائد تصنیفات میں "علماء العرب فی شبه القارة الهندیة" وغیرہ مشہور مطبوعہ کتب ہیں۔ آپ کے حالات پاکستان کے اردو ماہ نامہ "نور الحبیب" بصیر پور کے دو شماروں جنوری، فروری ۲۰۰۴ء میں شائع ہوئے۔

"انساب القبائل و البیوتات الهاشمیة فی العراق، و العباسیون خارج العراق" ان کی انساب کے موضوع پر متعدد تصنیفات میں سے ایک ہے۔ جس پر ڈاکٹر یوسف محمد بقاعی نے تحقیق انجام دی اور الدار العربیة للموسوعات بیروت نے ۱۴۲۹ھ/ ۲۰۰۸ء میں ۲۵۶ صفحات پر شائع کی۔

اس کتاب میں عراق میں آباد ہاشمی قبائل کے انساب و تعارف دیے گئے۔ یوں حسنی، حسینی، علوی، عباسی قبائل کا تذکرہ ہے۔ نیز دیگر ممالک کے عباسی قبیلہ کا بھی مختصر تعارف پیش کیا ہے۔ پوری کتاب میں "اسدی ہاشمی" نامی کسی قبیلہ و خاندان کا ذکر نہیں۔

معجم قبائل الحجاز:

کرنل عاتق بن غیث بلادی مکہ مکرمہ کے قریب ایک گاؤں میں پیدا ہوئے اور ۱۴۳۱ھ/ ۲۰۱۰ء کو مکہ مکرمہ میں وفات پائی۔ مورخ، شاعر، جغرافی، سیاح، انساب نیز آثار قدیمہ کے ماہر، مکہ مکرمہ میں اشاعتی ادارہ دار مکة للنشر و التوزیع کے مالک، متعدد تصنیفات ہیں۔ حجاز مقدس کی تاریخ، جغرافیہ، آثار قدیمہ، حجازی قبائل نیز سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوعات پر بطور خاص لکھا۔

حجاز مقدس کے قدیم وجدید قبائل کے تعارف پر "معجم قبائل الحجاز" تصنیف کی جو ۱۴۰۳ھ/ ۱۹۸۳ء میں ان کے اشاعتی ادرہ نے ۶۰۹ صفحات پر دوسری بار شائع کی۔

بنو اسد نامی عرب قبائل کا ذکر حروف تہجی کی ترتیب سے اس کتاب کے صفحہ ۱۸ پر آیا ہے۔ جہاں "بنو اسد بن عبد العزیٰ" کا تعارف موجود ہے لیکن "بنو اسد بن ہاشم" نامی قبیلہ کا نہیں۔

نسب قریش:

شیخ احمد بن عبد اللطیف جدع فلسطین کے شہر جنین میں ۱۳۶۰ھ/ ۱۹۴۱ء کو پیدا ہوئے اور ۱۴۳۳ھ/ ۲۰۱۲ء میں اردن کے دار الحکومت عمان میں وفات پائی۔ مدرس، ادیب، شاعر، مورخ، رابطة الادب الاسلامی العالمیة کے رکن، دار الضیاء للنشر و التوزیع عمان نامی اشاعتی ادارہ کے مالک، تیس سے زائد تصنیفات اور محض عرب قبائل کے انساب پر دس سے زائد مستقل کتب شائع ہو چکی ہیں۔ دیگر موضوعات پر "معجم الادباء الاسلامیین المعاصرین" مشہور ہے۔

"نسب قریش" کی پہلی جلد ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۷ء میں تصنیف کی، جو ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء میں چھپی۔ دوسری کا سال اشاعت ۱۴۲۰ھ/ ۲۰۰۰ء اور تیسری و آخری جلد ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۰ء میں مذکورہ اشاعتی ادارہ نے شائع کیں۔ تین جلد کے صفحات ۵۶۴ ہیں۔

اس کتاب میں دَورِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے قریش خاندان کی تمام شاخوں کا تذکرہ ہے۔ ہر شاخ سے تعلق رکھنے والے مرد و خواتین، چاہے وہ صحابہ کرام ہوں یا مشرکین،

سب کا نسب نامہ و مختصر تعارف دیا ہے۔ آخری جلد قریش خواتین کے انساب بارے ہے۔
اسد بن ہاشم کی بیٹی فاطمہ کا ذکر پہلی جلد کے صفحہ ۴۸ نیز تیسری جلد کے صفحہ ۳۰ پر ہے۔ لیکن
ان مقامات یا کتاب کے کسی بھی مقام پر اسد بن ہاشم کی نرینہ اولاد و نسل کا نام و ذکر نہیں۔

تاریخ قریش و انسابها:

شیخ احمد جدع کی مذکورہ "نسب قریش" نئی ترتیب و نئے نام "تاریخ قریش و انسابها" سے دار الضیاء عمان نے ہی ۱۴۳۰ھ/ ۲۰۰۹ء میں یکجا ۶۷۵ صفحات پر شائع کی۔
دونوں کتب کے نفس مضمون میں کوئی فرق نہیں، صرف ترتیب بدلی گئی نیز تکرار حذف کیے گئے۔
فاطمہ بنت اسد بن ہاشم کا ذکر صفحہ ۹۶ پر اور اس گھرانہ بارے مزید کوئی اضافہ نہیں۔

بحث مختصر فی انساب العرب، الکتاب الخامس، بنو هاشم:

شیخ محمد نبیل توتلی کی تصنیف جو دار البشائر دمشق نے ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء میں پہلی بار ۱۰۹۰ صفحات پر شائع کی۔
مصنف لبنان کے باشندہ اور زندہ ہیں۔ آخری صفحہ پر اشتہار سے عیاں ہے کہ انہوں نے "بحث مختصر فی انساب العرب" نام سے گیارہ جلدیں لکھیں اور ہر جلد کسی اہم عرب قبیلہ کے انساب پر ہے۔ اور ان کی اشاعت دار البشائر کے ہاں جاری ہے۔ اس سلسلہ کی آٹھویں کتاب قریش خاندان بارے اور پانچویں فقط بنی ہاشم کے انساب پر ہے۔ جو جدید انداز میں لکھی گئی انتہائی اہم کتاب ہے۔
اس میں عدنان اور ان کے بیٹے مَعَد بن عدنان سے لے کر عباسی خلیفہ یعقوب بن عبد العزیز المتوکل علی اللہ سوئم، وفات ۹۵۰ھ/ ۱۵۴۳ء تک بنی ہاشم کے اجداد و اولاد کی پچاس نسلوں کے انساب دیے گئے ہیں۔
اسد بن ہاشم کا ذکر صفحات ۸۴، ۹۴، ۱۰۷، ۱۱۹ پر ہے۔ جہاں بتایا گیا کہ ان کے بیٹے حنین اور بیٹی فاطمہ تھیں، جن کی والدہ کا نام فاطمہ جی بنت حدم بن رواحہ تھا۔ اور حنین بن اسد بن ہاشم کے بیٹے عبد اللہ تھے۔ پھر عبد اللہ بن حنین کی بیٹی کا ذکر ہے، جن کا نام درج نہیں لیکن بتایا کہ ان کی شادی مسلم بن عبد اللہ بن مالک فزاری سے ہوئی۔ اور بس۔ حنین کے کسی پوتا یا آئندہ

نسلوں کا ذکر نہیں۔

الهاشميون في زمن النبوة:

شیخ ابو سعد ابراہیم بن سعد الحقیل جو ۱۳۸۷ھ/۱۹۶۷ء کو سعودی عرب کے شہر المجمعة میں پیدا ہوئے۔ مدرس، ادیب، محقق، صحافی نیز عرب قبائل کے انساب پر گہری نظر ہے۔ چنانچہ شیخ زبیر بن بکار کی تصنیفات کے تعارف پر معجم مصنفات الزبیر بن بکار لکھی جس کا ذکر گزر چکا۔

انہی کی تصنیف الهاشميون في زمن النبوة پہلی بار ۱۴۳۶ھ/۲۰۱۵ء میں اروقة للدراسات والنشر عمان اردن نے ۱۸۶ صفحات پر شائع کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مبعوث فرمائے گئے تو عمر مبارک چالیس سال تھی۔ اس کتاب میں خاندان بنو ہاشم کے ان افراد کے حالات پیش کیے گئے ہیں جو بعثت کے وقت بچپن کے دَور سے نکل چکے تھے۔ ان میں مرد وخواتین، اہل ایمان ومشرکین سبھی شامل ہیں۔ جن کی کل تعداد اکسٹھ ہے۔ اس زمانہ کے کمسن بچوں کا ذکر نہیں کیا گیا۔

اس میں حضرت اسد بن ہاشم کی نسل کے تین مردوں کا ذکر ہے۔ حنین بن اسد اور عبدالرحمٰن بن حنین وعبداللہ بن حنین۔ جن کے متعلق بتایا کہ حنین نامی شخص نے دعویٰ کیا کہ وہ اسد بن ہاشم کا بیٹا ہے۔ اس کی ماں روم کی ایک کنیز تھیں جن کا نام سمیہ اور بقول دیگر ماریہ تھا۔ اور جب حنین نے حضرت عبدالمطلب سے ملاقات کے دوران ان کا بھتیجا ہونے کا دعویٰ اور انکشاف کیا تو انہوں نے اس کی بات نہیں مانی۔ اس کے باوجود حنین مکہ مکرمہ میں ہی رہے بلکہ قبیلہ قریش کی شاخ بنو زہرہ کی خاتون سخطی بنت عوف بن عبد بن حارث سے شادی کی۔ جو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کی پھوپھی تھیں۔

حنین وسخطی کے ہاں دو بیٹے نیز بیٹیاں پیدا ہوئے۔ بیٹوں کے نام عبدالرحمٰن وعبداللہ تھے جبکہ بقول دیگر دوسرے بیٹے کا نام عمرو تھا۔ اور حنین کے بارے میں اندازہ وخیال ہے کہ بعثت نبوی کے وقت عمر پچاس برس سے زائد تھی اور غالباً اسلام کی آغوش میں نہیں آئے۔ لیکن ان کے بیٹے عبدالرحمٰن بے شک صحابی تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا دَورِ جاہلیت کا نام بدل

دیا تھا۔

اور عبداللہ بن حنین بن اسد بن ہاشم کی ایک بیٹی ام ہارون تھیں جن کی شادی موسیٰ بن سعد بن ابی وقاص سے ہوئی۔ پھر ام ہارون اور موسیٰ کے ہاں دو بیٹے ہارون اور نجاد پیدا ہوئے۔ یہاں یہ پہلو بھی واضح رہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص کے کسی بیٹے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ نہیں پایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد پیدا ہوئے۔ اس سے نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ عبداللہ بن حنین نے دَورِ رسالت مآب پایا۔ لیکن ان کے قبول اسلام کے متعلق ہم کوئی بات پورے یقین سے نہیں کہہ سکتے۔ ادھر علامہ ابن حجر نے الاصابۃ میں عبداللہ بن حنین کی بیٹی کی مسلم بن عبداللہ فزاری سے شادی کا ذکر کیا ہے۔ (صفحہ ۱۰۳ تا ۱۰۴، ۱۰۷ تا ۱۰۸)

التاریخ الکبیر:

امام محمد بن اسماعیل بخاری، بخارا میں پیدا ہوئے اور سمرقند کے قریب گاؤں میں ۲۵۶ھ/ ۸۷۰ء کو وفات پائی۔ حبر الاسلام، محدث کبیر، حافظ الاحادیث، اسماء الرجال و علم روایت کے امام، مورخ، متعدد تصنیفات میں "الجامع الصحیح" عرف صحیح بخاری شریف، احادیث کا عظیم مجموعہ اور چھ صحیح ترین کتب میں پہلے درجہ پر ہے۔ تاریخ کے موضوع پر "التاریخ الکبیر" کو اہم مقام حاصل ہے۔ آپ کی تاریخ کے میدان میں خدمات پر شیخ احمد صالح مہدی دیلمی نے "البخاری مورخاً" مقالہ پر ۱۴۱۹ھ میں بغداد یونی ورسٹی سے پی ایچ ڈی کی۔ اور خاص "التاریخ الکبیر" کے تناظر میں شیخ عبد خضر قاسم حمادی نے "موارد المرویات التاریخیة عند البخاری فی کتابه التاریخ الکبیر" مقالہ پر ۱۴۱۹ھ کو اسی یونی ورسٹی سے پی ایچ ڈی کی۔

"التاریخ الکبیر" پروفیسر ڈاکٹر مولانا محمد عبدالمعید خان قادری، وفات ۱۳۹۳ھ/ ۱۹۷۳ء کی نگرانی میں حیدر آباد دکن سے چھپی تھی۔ جس کا عکس موسسة الکتب الثقافیة بیروت نے شائع کیا، جس پر اشاعت کا سال مذکور نہیں۔ آٹھ جلد کے ۳۸۳۹ صفحات پر ہے۔

اسماء الرجال، رواۃ احادیث، صحابہ کرام، تابعین و تبع تابعین وغیرہ کے تعارف پر انتہائی اہم و معتمد کتاب ہے۔ تیسری جلد کے صفحہ ۱۰۴ تا ۱۰۷ پر "حنین" نامی پانچ راویان کا ذکر ہے۔

جن میں حنین بن اسد بن ہاشم شامل نہیں، اور پوری کتاب کے کسی مقام پر ان کی نسل کے کسی فرد کا ذکر نہیں۔

الاستیعاب فی اسماء الاصحاب:

شیخ یوسف بن عبداللہ ابن عبدالبر، اندلس کے شہر قرطبہ میں پیدا ہوئے، وہیں کے شہر شاطبہ میں ۴۶۳ھ/۱۰۷۱ء کو وفات پائی۔ مالکی علم، محدث کبیر، مورخ، ادیب، محقق، قاضی، کثیر التصانیف جن میں الاستیعاب وغیرہ متعدد مطبوع و مشہور کتب ہیں، تاریخ کے شعبہ میں خدمات پر شیخ لیث سعود جاسم کی کتاب "ابن عبد البر الاندلسی و جهوده فی التاریخ" بیروت سے ۱۴۰۸ھ میں ۵۳۱ صفحات پر شائع ہوئی۔

"الاستیعاب فی اسماء الاصحاب" پر شیخ علی محمد معوض اور شیخ عادل احمد عبد الموجود نے تحقیق انجام دی، جسے دار الکتب علمیہ بیروت نے ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۲ء میں دوسری بار چار جلد کے ۱۹۴۸ صفحات پر شائع کیا۔

یہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے اَحوال پر انتہائی اہم و بنیادی کتب میں سے ہے۔ اس میں حنین بن اسد بن ہاشم، نیز ان کی نسل کے کسی فرد کا نام تک نہیں۔

اُسُدُ الغابة فی معرفة الصحابة:

شیخ ابوالحسن عزالدین علی بن محمد ابن اثیر جزری شیبانی، ایک جزیرہ ابن عمر میں پیدا ہوئے اور ۶۳۰ھ/۱۲۳۳ء کو عراق کے شہر موصل میں وفات پائی۔ عالم و مورخ کبیر، ادیب، ماہر انساب، متعدد تصنیفات میں اسد الغابة کے علاوہ ضخیم تاریخ الکامل عرف تاریخ ابن اثیر مشہور ہیں۔ ان کی خدمات بارے شیخ عبدالقادر احمد طلیمات کی کتاب "ابن الاثیر الجزری المؤرخ" مصر سے ۱۳۸۹ھ میں چھپی۔

"اسد الغابة فی معرفة الصحابة" پر شیخ خلیل مامون شیحا نے تحقیق انجام دی اور دار المعرفة بیروت نے ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء میں دوسری بار پانچ جلد کے ۲۶۵۲ صفحات پر شائع کی۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے حالات پر بنیادی کتب میں سے ہے۔ اسد بن ہاشم کی نسل کے

کسی فرد کا ذکر اس کتاب میں نہیں۔

معلوم رہے اسد الغابة کا اردو ترجمہ لاہور سے شائع ہو چکا ہے۔

تهذيب الكمال فی اسماء الرجال:

شیخ جمال الدین یوسف بن عبد الرحمٰن مزی شام کے شہر حلب کے نواح میں پیدا ہوئے اور ۷۴۲ھ/ ۱۳۴۱ء کو دمشق میں وفات پائی۔ حافظ، محدث اعظم شام، علم رجال کے عظیم ماہر، متعدد تصنیفات میں تحفة الاشراف بمعرفة الاطراف اور تهذيب الكمال مشہور و آپ کی پہچان ہیں۔ ان کی خدمت پر شیخ سید محمد نوح نے "الحافظ ابو الحجاج يوسف بن عبد الرحمٰن المزی و جهوده فی کتابه تهذيب الكمال" مقالہ پر جامعہ ازہر قاہرہ سے پی ایچ ڈی کی۔ ان کا مقالہ وزارت اوقاف کویت کے تحت شائع ہونے والے ماہ نامہ "الوعی الاسلامی" کے ہاں سے پہلی بار ۱۴۳۳ھ/ ۲۰۱۲ء میں ۴۵۲ صفحات پر طبع ہوا۔

تهذيب الكمال فی اسماء الرجال ڈاکٹر بشار عواد معروف کی تحقیق سے موسسة الرسالة بیروت نے ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۸ء میں پہلی بار آٹھ جلد کے ۵۴۴۸ صفحات پر شائع کی۔

احادیث کے راوی، صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین، وغیرہ کے احوال پر لکھی گئی اس اہم کتاب میں اسد بن ہاشم کی نسل کے کسی فرد کا نام نہیں۔

الاصابة فی تمييز الصحابة:

شیخ ابوالفضل شہاب الدین احمد بن علی ابن حجر عسقلانی قاہرہ میں پیدا ہوئے اور ۸۵۲ھ/ ۱۴۴۹ء کو وہیں وفات پائی۔ محدث کبیر، مورخ، ادیب و شاعر، رجال حدیث و اسماء الرجال کے عظیم ماہر، کثیر التصانیف، جن میں فتح الباری فی شرح صحيح البخاری اور الاصابة وغیرہ متعدد مطبوع و مقبول کتب ہیں۔ آپ کے حالات اور الاصابة کے مطالعاتی جائزہ پر ڈاکٹر شاکر محمود عبد المنعم نے بغداد یونی ورسٹی سے پی ایچ ڈی کی، ان کا مقالہ "ابن حجر عسقلانی و دراسة مصنفاته و منهجه و موارده فی کتابه الاصابة" نام سے وزارت اوقاف عراق نے ۱۹۷۸ء کو ایک جلد کے ۸۸۲ پر دوسری بار مؤسسة الرسالة

بیروت نے ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۷ء میں دو جلد کے ۸۲۰ صفحات پر شائع کی۔

"الاصابة فی تمییز الصحابة" کی قدیم اشاعت ۱۳۲۸ھ/۱۹۱۰ء کا عکس دار احیاء التراث العربی بیروت نے شائع کیا، جو چار جلد کے ۲۳۲۷ صفحات پر ہے۔

صحابہ کرام کے احوال پر اس اہم کتاب میں اسد بن ہاشم گھرانہ کے ایک فرد عبداللہ بن حنین بن اسد بن ہاشم کا تعارف دوسری جلد کے صفحہ ۳۰۰ پر ہے۔ جو مصنف علامہ ابن حجر عسقلانی نے شیخ ابن کلبی کی کسی کتاب سے اخذ کیا۔ دیگر ذرائع سے کوئی اضافی معلومات نہیں دیں۔

العِقد الثّمین فی تاریخ البلد الامین:

شیخ ابوطیب تقی الدین محمد بن احمد فاسی مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے، وہیں پر ۸۳۲ھ/۱۴۲۹ء کو وفات پائی۔ عالم جلیل، مشہور مورخ، قاضی مکہ مکرمہ، متعدد تصنیفات میں شفاء الغرام باخبار البلد الحرام اور العقد الثمین مقبول کتب میں سے ہیں۔ آپ کی تاریخ بارے خدمات پر فہد بن عبدالعزیز دامغ نے "تقی الدین الفاسی و منهجه فی تدوین التاریخ" مقالہ پر ۱۴۱۴ھ میں ابن سعود یونی ورسٹی ریاض سے پی ایچ ڈی کی۔

"العقد الثمین فی تاریخ البلد الامین" پر مصر کے تین محققین نے مختلف جلدوں پر تحقیق کی۔ جماعت انصار السنۃ کے بانی شیخ محمد حامد فقی، وفات ۱۳۷۸ھ/۱۹۵۹ء اور قاہرہ کے مشہور محقق و ماہر مخطوطات شیخ فواد بن سید عمارہ، وفات ۱۳۸۷ھ/۱۹۶۷ء نیز محقق و ماہر مخطوطات ڈاکٹر محمود بن طناحی، وفات ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۹ء اور یہ موسسۃ الرسالۃ بیروت نے دوسری بار ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء میں آٹھ جلد کے ۴۱۱۰ صفحات پر شائع کی۔

یہ کتاب ظہور اسلام سے مصنف کے دَور تک کے مکہ مکرمہ کی اہم شخصیات کے حالات پر مبنی اور چودہ صدیوں میں اس نوع کی معتبر و جامع دوسری کوئی کتاب نہیں۔ اس میں مکی صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین، علماء و مشائخ، مرد و خواتین کے حالات ہیں۔ فاطمہ بنت اسد بن ہاشم کا ذکر آٹھویں جلد کے صفحہ ۲۹۷ تا ۲۹۸ پر ہے۔ لیکن پوری کتاب اور دَورِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے مصنف کے ایام تک یعنی آٹھ صدیوں کے مکہ مکرمہ کی شخصیات میں اسد بن ہاشم کی نسل کے کسی فرد کا ذکر نہیں۔

رجال السِند و الہِند الی القرن السابع:

علامہ عبدالحفیظ بن محمد حسن عرف قاضی اطہر مبارک پوری، ہندوستان کے ضلع اعظم گڑھ کے شہر مبارک پور کے باشندہ اور ۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹۶ء میں وفات پائی۔ عالم، مورخ، صحافی، چند تصنیفات ہیں جن میں اردو کتاب ''ہندوستان میں عربوں کی حکومتیں'' مطبوعہ لاہور اور عربی میں رجال السند و الھند مشہور ہیں۔

''رجال السند و الھند الی القرن السابع'' دارالانصار قاہرہ نے اضافات کے ساتھ دوسری بار ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء میں ۵۸۸ صفحات پر شائع کی۔

قاضی اطہر مبارک پوری نے اس کتاب میں خطہ ہند پر آمد اسلام سے ساتویں صدی ہجری تک کے مسلم مشاہیر کے حالات پیش کیے ہیں۔ یوں اس میں یہاں وارد ہونے والے صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین، بعد کے ادوار میں آنے والے عرب زعماء، مقامی مشہور علماء، محدثین، رواۃ، فقہاء، صوفیہ، ادباء، شعراء، متکلمین، فلاسفہ، صنعت وحرفت طبقات کے مشہور افراد کے احوال درج ہیں۔ اسد بن ہاشم کی نسل کے کسی شخص کی ہندوستان آمد و قیام یا ان کی آئندہ نسلوں کے کسی فرد کا ذکر نہیں۔

السیرۃ النبویۃ:

شیخ جمال الدین عبدالملک بن ہشام حمیری بصرہ میں پیدا ہوئے اور ۲۱۳ھ/ ۸۲۸ء کو مصر میں وفات پائی۔ عالم، مورخ، ادیب، مشہور سیرت نگار، متعدد تصنیفات میں السیرۃ النبویۃ آپ کی پہچان ہے۔

السیرۃ النبویۃ — پر مصر کے تین اہم محققین نے مل کر تحقیق انجام دی، مختصر شرح لکھی اور جدید طرز کی فہارس مرتب کیں۔ نام یہ ہیں، قاہرہ یونی ورسٹی کے پروفیسر مصطفیٰ سقا، سپین کے دارالحکومت میڈرڈ میں عربک انسٹی ٹیوٹ کے سابق پروفیسر ابراہیم بن اسماعیل ابیاری، اسلامی دنیا کے عظیم الشان کتب خانہ دارالکتب مصریہ قاہرہ کے نگراں شیخ عبدالحفیظ شلبی۔ پھر کمپیوٹر کتابت کے ساتھ دار ابن کثیر دمشق و بیروت نے ۱۴۲۶ھ/ ۲۰۰۵ء میں تیسری بار ایک جلد کے ۱۳۷۶ صفحات پر شائع کی۔

یادرہے یہ کتاب اصل میں اسلامی تاریخ کے قدیم ترین مورخ، مدینہ منورہ کے باشندہ شیخ محمد بن اسحاق کی تالیف ہے، جنہوں نے ۱۵۱ھ/ ۷۶۸ء کو بغداد میں وفات پائی۔ جسے ابن ہشام نے مختصر کر کے اضافات کیے پھر یہ انہی کے نام سے جانی گئی۔اس کے متعدد اردو تراجم سامنے آئے، جن میں مولانا محمد اقبال قادری کا ترجمہ اکبر بک سیلرز لاہور نے نومبر ۲۰۱۵ء میں ۹۰۴ صفحات پر شائع کیا۔

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اس قدیم ترین کتاب میں موقع کی مناسبت سے کئی شخصیات، صحابہ کرام، حتیٰ کہ اس دَور کے مشرکین مکہ کے نام درج کرنے کا خاص اہتمام ہے۔ اسد بن ہاشم کی نرینہ نسل جانب کوئی اشارہ تک نہیں۔

تاريخ الخميس فى أحوال أنفس نفيس:

شیخ حسین بن محمد دیار بکری نے ۹۶۶ھ/ ۱۵۵۹ء کو مکہ مکرمہ میں وفات پائی۔ عالم، مورخ، قاضی مکہ مکرمہ، چند تصنیفات میں تاریخ الخمیس مشہور ہے۔

"تاريخ الخميس فى احوال انفس نفيس" مصر سے ۱۲۸۳ھ/۱۸۶۶ء میں چھپی تھی۔اسی کا عکس موسسة شعبان بیروت نے دو جلد کے ۹۰۹ صفحات پر شائع کیا، جس پر اشاعت کا سال درج نہیں۔

یہ کتاب سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم نیز خلفاء وملوک کی تاریخ پر مشتمل ہے۔ پہلی جلد کے صفحہ ۱۵۸ پر سیرت ابن ہشام کے حوالہ سے لکھا ہے کہ، آج روئے زمین پر اولاد عبدالمطلب کے علاوہ کوئی ہاشمی موجود نہیں۔ ہاشم کے تمام فرزندان میں سے محض انہی کی نسل باقی ہے۔ الفاظ یہ ہیں:

قيل ليس على وجه الارض هاشمي الا من اولاد عبد المطلب،
اذا لم يبق من سائر اولاد هاشم---

واضح رہے سیرت ابن ہشام کے مذکورہ بالا مطبوعہ نسخہ میں یہ عبارت موجود نہیں۔

حاشية ابن عابدين، رد المحتار على الدر المختار:

علامہ سید محمد امین بن عمر ابن عابدین دمشق میں پیدا ہوئے، وہیں پر ۱۲۵۲ھ/۱۸۳۶ء کو

وفات پائی۔ فقیہ حنفی، نقشبندی صوفی، متعدد تصنیفات ہیں۔ فقہ حنفی کی مشہور کتاب درمختار پر حاشیہ لکھا، جس کا نام "رد المحتار علی الدر المختار" اور حاشیہ ابن عابدین نیز حاشیہ شامی کے ناموں سے مشہور اور فقہاء و مفتیان کے ہاں مقبول و متداول ہے۔ گزشتہ دو سو برس میں فقہ حنفی کی جزئیات پر اس اعلیٰ درجہ کی کوئی دوسری کتاب نہیں لکھی گئی۔ آپ کے احوال و آثار پر دمشق کے ہی ڈاکٹر سید محمد عبد اللطیف بن محمد صالح فرفور، وفات ۱۴۳۵ھ/ ۲۰۱۴ء، نے جامعہ ازہر قاہرہ سے پی ایچ ڈی کی، ان کا مقالہ "ابن عابدین و اثرہ فی الفقہ الاسلامی، دراسة مقارنة بالقانون" نام سے ۲۰۰۱ء میں دمشق سے دو جلد کے ۱۳۰۰ صفحات پر چھپا۔

حاشیہ ابن عابدین عرب و عجم سے بارہا شائع ہوئی۔ ڈاکٹر شیخ سید حسام الدین بن محمد صالح فرفور، پیدائش ۱۳۷۰ھ/ ۱۹۵۱ء نے قدیم اشاعت کی پہلی جلد پر تحقیق انجام دے کر ۱۹۹۵ء میں پی ایچ ڈی کی سند پائی۔ پھر ان کی نگرانی میں محققین کی ایک جماعت نے باقی جلدوں پر تحقیق انجام دی اور دار الثقافة و التراث دمشق نے بڑے کاغذ پر ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء میں پہلی جلد شائع کی اور ۲۰۰۵ء تک سولہ جلدیں ۱۱۲۹۸ صفحات پر چھپ چکی تھیں اور ابھی اشاعت مکمل نہیں ہوئی تھی۔ حاشیہ ابن عابدین کا اُردو ترجمہ ادارہ ضیاء المصنفین بھیرہ کے ارکان نے کیا، جو ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور نے بارہ جلدوں میں شائع کیا ہے۔

یہ بات محتاج بیان نہیں کہ اسلامی فقہ کی تصنیفات میں کتاب الزکوۃ کے ضمن میں ایک باب، زکوۃ کے مصارف پر ہوتا ہے، جہاں بتایا جاتا ہے کہ زکوۃ کن کو لینا جائز نہیں۔ یہاں بنی ہاشم کا بھی ذکر ضروری ٹھہرا۔ بعض فقہاء اس مقام پر اس جانب بھی اشارہ کر دیتے ہیں کہ بنی ہاشم سے مراد کون لوگ ہیں، اور علامہ ابن عابدین انہی جلیل القدر فقہاء میں سے ہیں۔ چنانچہ حاشیہ درمختار کی اس اشاعت کی چھٹی جلد کے صفحہ ۱۰۷ پر ہے کہ ہاشمی کو زکوۃ لینا درست نہیں۔ اور ہاشم کے چار بیٹے تھے جن میں سے محض عبد المطلب سے نسل آگے بڑھی، عبارت یہ ہے:

هاشم اعقب اربعة ، انقطع نسل الكل الا عبد المطلب---



حُنَین

گزشتہ صفحات پر انساب، صحابہ کرام، تابعین وتبع تابعین، مشاہیر مکہ مکرمہ کے حالات نیز سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بنیادی کتب کی روشنی میں اسد بن ہاشم کی اولادو نسل بارے معلومات کھوجنے کی کوشش کی گئی۔ جس دوران بعض کتب میں حنین بن اسد بن ہاشم کا ذکر آیا۔ اب حنین بارے ان اہم کتب میں موجود معلومات کا جائزہ پیش ہے۔ اسلام کی ابتدائی صدیوں میں ''حنین'' نامی چھ اہم شخصیات کا تاریخ میں ذکر ملتا ہے، جو یہ ہیں:

ا۔ حنین رضی اللہ عنہ، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام وخادم تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے لیے پانی وغیرہ پیش کرنے کی خدمت پر مامور تھے۔ پھر وضو کا پانی صحابہ کرام تک پہنچادیتے تھے، جسے وہ پی لیتے یا حصول برکت کے لیے مسح کر لیتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حنین رضی اللہ عنہ، حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کو ہبہ کر دیے جنہوں نے آزاد فرمادیے۔ بقول دیگر حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو عطا کیے اور انہوں نے آزاد کیا۔ ان حنین کے والد کا نام کسی نے ذکر نہیں کیا، پھر ان کے بیٹے عبد اللہ بن حنین رضی اللہ عنہما ہوئے، جنہوں نے دوسری صدی ہجری کے آغاز پر وفات پائی۔ اور پوتا ابراہیم بن عبد اللہ بن حنین رحمۃ اللہ علیہ ہوئے۔ تینوں یعنی دادا، بیٹا، پوتا راویان حدیث میں سے اور ان کے اَحوال معلوم ودستیاب ہیں۔

تہذیب الکمال میں ان ناموں کے ساتھ دو مقامات پر ''قریشی ہاشمی'' لکھا ہے۔ [جلد ۲، صفحہ ۳۲۲/ جلد ۴، صفحہ ۱۷] اس سے مراد ان کا بنی ہاشم کے غلام ومولیٰ ہونا مراد ہے، قریشی، ہاشمی نسب ہونا نہیں۔

۲۔ حنین بن عبد اللہ بن حنین رضی اللہ عنہ، اوّل الذکر حنین کے پوتا، جن سے عبد اللہ بن یوسف رضی اللہ عنہ نے روایت کیا۔

۳۔ حنین بن ابی حکیم رحمۃ اللہ علیہ، جو عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے بھائی سہیل کے غلام تھے۔ اور لیث و عمر بن حارث مصری نے ان سے روایت کیا۔

۴۔ حنین رحمۃ اللہ علیہ، سائبین کے غلام تھے، حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں زندہ اور صحابہ کرام سے ملاقات ہوئی۔ ان سے عطا بن ابی رباح نے روایت کیا۔

۵۔ حنین بن ابی مغیرہ رضی اللہ عنہ، تابعین میں تھے۔

یہ پانچوں حنین رجال حدیث میں سے اور ان کے اَحوال اس موضوع کی کتب میں دست یاب ہیں۔ اور امام بخاری کی "التاریخ الکبیر" کی تیسری جلد کے صفحہ ۱۰۴ تا ۱۰۷ پر پانچوں کا تعارف درج ہے۔

۶۔ حنین بن اسد بن ہاشم۔



اسد بن ھاشم کی اولاد

آپ کی اولاد بارے دست یاب معلومات کا خلاصہ یہ ہے:

۱۔ فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا، ابو طالب بن عبدالمطلب سے شادی ہوئی اور نسل موجود ہے۔

۲۔ خالدہ بنت اسد، ارقم بن نضلہ بن ہاشم سے شادی، لیکن اولاد نہیں ہوئی۔

۳۔ کہا گیا کہ ایک بیٹا حنین نام کے تھے۔ [المعارف، صفحہ ۳۳/ جمل من انساب الاشراف، جلد ۴، صفحہ ۴۲۸ تا ۴۲۹/ انساب الاشراف، جلد ۳، صفحہ ۳۵۹ تا ۳۶۱/ بحث مختصر فی انساب العرب، صفحہ ۹۴ تا ۱۰۷] جن کے بیٹا عبداللہ بن حنین بن اسد نامی تھے۔ [نسب قریش، صفحہ ۹۱/ جمهرة انساب العرب، صفحہ ۱۴/ الاصابة، جلد ۲، صفحہ ۳۰۰/ بحث مختصر فی انساب العرب، صفحہ ۹۴]

حنین بن اسد بن ہاشم کے دو بیٹے عمرو، عبدالرحمٰن تھے۔ [جمل من انساب الاشراف، جلد ۴، صفحہ ۴۲۹/ انساب الاشراف، جلد ۳، صفحہ ۳۶۰]

عمرو بن حنین بن اسد بن ہاشم کی بیٹی کی شادی موسیٰ بن سعد بن ابی وقاص سے ہوئی، جن سے بیٹا ہارون ہوئے۔ دوسرے مقام پر ہے کہ وہ عبداللہ بن حنین بن اسد بن ہاشم کی بیٹی تھیں۔ [جمل من انساب الاشراف، جلد ۴، صفحہ ۴۲۹/ انساب الاشراف، جلد ۳، صفحہ ۳۶۰/ جمهرة انساب العرب، صفحہ ۱۳۰]

عبدالرحمٰن بن حنین بن اسد بن ہاشم کی بیٹی کی شادی، مثلم بن عبداللہ بن مالک فزاری سے ہوئی۔ دوسرے مقام پر نام مثلم بن جبار فزاری نیز مثلم کی جگہ مسلم مذکور ہے۔ بقول دیگر وہ عبداللہ بن حنین بن اسد بن ہاشم کی بیٹی تھیں۔ [جمل من انساب الاشراف، جلد ۴، صفحہ ۴۲۹/ انساب الاشراف، جلد ۳، صفحہ ۳۶۰/ بحث مختصر فی انساب العرب، صفحہ ۱۰۷]

حنین نے جب اسد بن ہاشم کے بیٹا ہونے کا دعوی کیا تو وہ مکہ مکرمہ سے دُور حیرہ نامی

مقام پر تھے۔ اوران کا یہ دعویٰ اسی وقت مسترد کر دیا گیا تھا۔ [المعارف، صفحہ۳۳/ جمل من انساب الاشراف، جلد۴، صفحہ۴۲۸تا۴۲۹/ انساب الاشراف، جلد۳، صفحہ۳۶۰]

اسد بن ہاشم کی نسل آگے نہیں بڑھی۔ [جمہرة النسب، صفحہ۳۷/ نسب قریش، صفحہ۱۶،۹۱/ المعارف، صفحہ۴۲تا۴۳/ جمہرة انساب العرب، صفحہ۱۴]



عرب ماہرین انساب سے ملاقات واستفادہ

زیر قلم موضوع پر تحقیق کے لیے راقم سطور نے جہاں مختلف اوقات میں متعلقہ متعدد عربی کتب کھنگالیں، جن سے اخذ کردہ معلومات اس تحریر کے ذریعے قارئین کی نذر کی گئیں، اسی کے ساتھ تین عرب ماہرین انساب سے ملاقات اوراس موضوع پر تبادلہ آرائی کا موقع ملا۔

o **"معجم قبائل الحجاز"** کے مصنف کرنل عاتق بن غیث بلادی کا تعارف اپنے مقام پر گزر چکا۔ راقم نے ۱۹۸۷ء کو مکہ مکرمہ حاضری کے موقع پر ان کے دفتر میں ملاقات اوراسد بن ہاشم کی نسل کے وجود بارے تبادلہ آراء کیا۔ انساب چونکہ ان کا خاص موضوع تھا، لہٰذا اس موضوع کی اہم وبنیادی کتب اپنی نشست کے قریب الماری میں رکھی ہوئی تھیں۔ دورانِ گفتگو انہوں نے کتب کے متعلقہ مقامات پر پھر سے نظر ڈالنا شروع کی، تب شیخ ہشام بن محمد ابن سائب الکلبی، وفات ۲۰۴ھ/ ۸۱۹ء کی **"جمهرة النسب"** اٹھائی، جس کی مذکورہ ذیل عبارت پر رک گئے:

اسد بن هاشم ، لا عقب له---

اور کرنل عاتق بلادی نے موضوع کو سمیٹتے ہوئے فیصلہ کن انداز میں کہا! ہشام کلبی سے دیگر موضوعات میں تو اختلاف ممکن ہے، لیکن انساب وتاریخ کے میدان میں وہ امام تسلیم کیے گئے، لہٰذا ان کی تحریر پر مزید کسی چھان پھٹک کی حاجت نہیں، یہی درست اور حق ہے۔

o **"تاریخ قریش و اخبارها"** کے مصنف عمان اردن کے شیخ احمد بن عبد اللطیف جدع کا ذکر بھی گزر چکا، جو اہم عرب قبائل کے انساب پر دس سے زائد مطبوعہ کتب کے مصنف ہیں۔ گیارہ مارچ ۲۰۱۰ء کو ان سے ملاقات کا موقع ملا تو اسد بن ہاشم کی نسل بارے ان کی رائے وتحقیق جاننا چاہی تو حسب ذیل الفاظ میں خود لکھ کر عنایت کی:

حسب ما اعلم فان ذرّية اسد بن هاشم انقطعت من ناحية الذكور

، و لم نعرف لهم ذرّية الا من فاطمة بنت اسد ، التى تزوجى ابا طالب و لها منه اولاده على و عقيل و جعفر.........---

یعنی میری معلومات کے مطابق اسد بن ہاشم کی نرینہ نسل باقی نہیں رہی۔ اور ان کی اولاد میں سے فاطمہ بنت اسد کے علاوہ کسی کی نسل بارے علم نہیں، جن کی شادی ابوطالب سے ہوئی اور ان سے بیٹے علی، عقیل اور جعفر وغیرہ ہوئے۔

o شیخ ابوسعد ابراہیم بن سعد اَلحُقَیل جن کا دو تصنیفات معجم مصنفات الزبیر بن بکّار اور الهاشميون فی زمن النبوة کے حوالے سے تعارف گزر چکا۔ راقم السطور کی ۴ر ستمبر ۲۰۱۱ء کو ان سے ملاقات ہوئی تو اسد بن ہاشم کی نسل کے وجود بارے رائے و تحقیق جاننا چاہی۔ چناں چہ پانچ اہم کتب، ہشام ابن کلبی کی "جمهرة النسب" اور مصعب زبیری کی "نسب قريش" نیز ابن قتیبہ کی "المعارف" امام بخاری کی "التاريخ الكبير" اور ابن حجر عسقلانی کی "الاصابة" کے متعلقہ مقامات اسی وقت ملاحظہ کیے۔ آخر الذکر کی جلد ۲، صفحہ ۳۰۰ پر عبداللہ بن حنین بن اسد بن ہاشم کا تذکرہ بطور خاص دیکھا، پھر گفتگو کے ذریعے جو موقف پیش کیا، اس کا خلاصہ یہ ہے:

"اسد بن ہاشم کے مقطوع النسل ہونے پر ماہرین انساب کا اتفاق ہے۔ اعلان نبوت سے بعد کے واقعات میں ان کی ذرّیت کا متقدمین کے ہاں ذکر نہیں ملتا۔ اور حنین کا دعویٰ انہی ایام میں بنی ہاشم کے افراد نے بے بنیاد و غلط قرار دیا تھا۔ لہٰذا اس بارے ہشام ابن کلبی، مصعب زبیری، ابن قتیبہ نے جو لکھا وہی حق ہے، کہ نسل آگے نہیں بڑھی"---

اس مضمون کے ذریعے جو معلومات قارئین تک پہنچائی گئیں، ان کی روشنی میں حاصل مطالعہ یہ ٹھہرا کہ دوسری صدی ہجری کے شیخ ہشام ابن کلبی سے لے کر آج پندرہویں صدی ہجری کے کرنل عاتق بلادی اور شیخ احمد جدع نیز شیخ ابوسعد حقیل تک کے مشہور و اہم عرب مصنفین و ماہرین کی تحریروں سے نسل موجود نہ ہونا تواتر سے ثابت ہے۔

پاک و ہند میں آباد بعض خاندان اسد بن ہاشم کی نسل ہونے کے مدعی ہیں۔ راقم کے نزدیک ان کا قریشی الاصل ہونا تو درست ہے لیکن اسد بن ہاشم کی نسل ہونا ممکن نہیں، بلکہ یہ

خاندان اسد بن عبد العزیٰ کی نسل ہیں۔ ''اسد'' نام کی مماثلت و مشابہت نیز برصغیر میں علم انساب کے عدم اہتمام و بے توجہی نیز دیگر عوامل کے باعث انہیں اسد بن ہاشم کی نسل لکھا و کہا جانے لگا۔

خاتمہ

میں اس مضمون کا خاتمہ لاہور کے مشہور عالم و مورخ مولانا پیر غلام دستگیر نامی بن حامد شاہ، وفات ۱۳۸۱ھ/ ۱۹۶۱ء کی تحریر و تحقیق پر کرتا ہوں، جو انہوں نے اردو کتاب ''شجرہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم و اہل بیت و صحابہ کرام رضی اللہ عنہم'' میں پیش کی، جو لاہور سے ۱۳۴۹ھ ۱۹۳۱ء کو ۶۴ صفحات پر چھپی۔

مولانا نامی رقم طراز ہیں:

''اسد بن ہاشم کا ایک ہی بیٹا حنین تھا جو لاولد رہا''---

آگے کی سطور میں یہ لکھا:

''اگر غیر اولاد عبد المطلب بن ہاشم، کوئی اور ہاشمی ہوتا تو احادیث میں اس کے لیے بھی باظہار نام زکوٰۃ لینا حرام تحریر کیا جاتا''---

اور مولانا نامی نے اس موضوع کو ان الفاظ پر سمیٹا:

''نسب کے متعلق جھگڑے میں پڑنا فضول ہے۔ کسی بزرگ کا ذاتی تقدس قابل احترام ہے نہ کہ نسبی شرافت، ابولہب کو ہاشمیت نے کچھ فائدہ نہ دیا اور حضرت بلال جو ۲۰ھ میں فوت ہوئے، باوجود ایک حبشی غلام ہونے کے عشق رسول و محبت دین کی وجہ سے بخطاب سیدنا پکارے گئے''--- [صفحہ ۵۶]



کتابیات

عربی

۱ الاستیعاب فی معرفة الاصحاب، شیخ یوسف بن عبداللہ ابن عبدالبر اندلسی، تحقیق شیخ علی محمد معوض، شیخ عادل احمد عبدالموجود، دوسری اشاعت ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۲ء، دار الکتب العلمیة بیروت

۲ اسد الغابة فی معرفة الصحابة، شیخ ابوالحسن علی بن محمد ابن اثیر جزری، تحقیق شیخ خلیل مامون شیحا، دوسری اشاعت ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء، دار المعرفة بیروت

۳ الاشتقاق، شیخ ابوبکر محمد بن حسن ابن دُرَید ازدی، تحقیق شیخ عبدالسلام محمد ہارون، اشاعت ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء، دار الجیل بیروت

۴ الاصابة فی تمیز الصحابة، شیخ احمد بن علی ابن حجر عسقلانی، سال اشاعت درج نہیں، دار احیاء التراث العربی بیروت

۵ انساب الاشراف، شیخ احمد بن یحیٰ بلاذری، تحقیق شیخ محمود فردوس العظم، پہلی اشاعت پہلی جلد ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۷ء، آخری جلد ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء، دار الیقظة العربیة دمشق

۶ انساب القبائل و البیوتات الهاشمیة فی العراق، و العباسیون خارج العراق، شیخ یونس بن ابراہیم سامرائی، تحقیق ڈاکٹر یوسف محمد بقائی، پہلی اشاعت ۱۴۲۹ھ/ ۲۰۰۸ء، الدار العربیة للموسوعات بیروت

۷ الانساب، شیخ عبدالکریم بن محمد سمعانی، پہلی اشاعت ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۹ء، دار احیاء التراث العربی بیروت

۸ بحث مختصر فی انساب العرب، الکتاب الخامس، بنوہاشم، شیخ محمد نبیل قوتلی، پہلی اشاعت ۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹ء، دار البشائر دمشق

۹ تاریخ الخمیس فی احوال انفس نفیس، شیخ حسین بن محمد دیار بکری، سال اشاعت درج نہیں، موسسة شعبان للنشر بیروت

۱۰ تاریخ قریش و انسابها، شیخ احمد بن عبداللطیف جدع، پہلی اشاعت ۱۴۳۰ھ/۲۰۰۹ء، دار الضیا، عمان اردن

۱۱ التاریخ الکبیر، امام محمد اسماعیل بخاری، اشاعت کا سال درج نہیں، موسسة الکتب الثقافیة بیروت

۱۲ التبیین فی انساب القرشیین، شیخ موفق الدین عبداللہ بن احمد ابن قدامہ، تحقیق محمد نایف دلیمی، دوسری اشاعت ۱۴۰۸ھ/۱۹۸۸ء، عالم الکتب بیروت

۱۳ تهذیب الکمال فی اسماء الرجال، شیخ جمال الدین یوسف بن عبدالرحمٰن مزی، تحقیق ڈاکٹر بشار عواد معروف، پہلی اشاعت ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۸ء، موسسة الرسالة بیروت

۱۴ جمل من انساب الاشراف شیخ احمد بن یحیٰ بلاذری، تحقیق ڈاکٹر سہیل زکار، ڈاکٹر ریاض زرکلی، پہلی اشاعت ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۶ء، دار الفکر بیروت

۱۵ جمهرة انساب العرب، شیخ علی بن احمد ابن حزم اندلسی، چند محققین نے مل کر تحقیق انجام دی، اشاعت ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۰ء، دار الکتب العلمیة بیروت
۱۶ جمهرة النسب، شیخ ہشام بن محمد ابن سائب کلبی، تحقیق شیخ محمود فردوس العظم، دوسری اشاعت ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۰ء، دار الیقظة العربیة دمشق
۱۷ جمهرة النسب، شیخ ہشام بن محمد ابن سائب کلبی، تحقیق ڈاکٹر ناجی حسن، اشاعت ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۴ء، عالم الکتب بیروت
۱۸ جمهرة النسب لابن کلبی، و مختصر الجمهرة و حواشیه، اختصار تیار کرنے نیز حواشی لکھنے والے کا نام درج نہیں، تحقیق شیخ عبدالستار فراج، پہلی اشاعت ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء، وزارت اطلاعات کویت
۱۹ جمهرة نسب قریش و اخبارها، شیخ زبیر بن بکار، تحقیق شیخ محمود شاکر، دوسری اشاعت ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۹ء، ادارہ ماہ نامہ العرب ریاض
۲۰ جمهرة نسب قریش و اخبارها، شیخ زبیر بن بکار، تحقیق ڈاکٹر عباس ہانی الجراخ، پہلی اشاعت ۱۴۳۱ھ/۲۰۱۰ء، دار الکتب العلمیة بیروت
۲۱ حاشیہ ابن عابدین، رد المحتار علی الدر المختار، شیخ سید محمد امین بن عمر ابن عابدین، ڈاکٹر شیخ حسام الدین بن صالح فرفور کی نگرانی میں چند محققین نے مل کر تحقیق انجام دی، چھٹی جلد، پہلی اشاعت ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۰ء، دار الثقافة و التراث دمشق
۲۲ حذف من نسب قریش، شیخ مورج بن عمر سدوسی، تحقیق ڈاکٹر صلاح الدین المنجد، دوسری اشاعت ۱۳۹۶ھ/ ۱۹۷۶ء، دار الکتاب الجدید بیروت
۲۳ رجال السند و الهند الی القرن السابع، علامہ قاضی اطہر مبارک پوری، پہلی اشاعت ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء، دار الانصار قاہرہ
۲۴ الروض البسام، اشهر البطون القرشیة فی الشام، شیخ ابوالہدیٰ محمد بن حسن صیادی رفاعی، تحقیق شیخ احمد شوحان، پہلی اشاعت ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء، مکتبة التراث دیر الزور شام
۲۵ السیرة النبویة، شیخ عبدالمالک بن ہشام، تحقیق شیخ مصطفیٰ سقا، پروفیسر ابراہیم بن اسماعیل ابیاری، شیخ عبد الحفیظ شلبی، تیسری اشاعت ۱۴۲۶ھ/ ۲۰۰۵ء، دار ابن کثیر دمشق و بیروت
۲۶ العجالة الزرنبیة فی السلالة الزینبیة، علامہ جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابوبکر سیوطی، تحقیق شیخ خالد مصطفیٰ طرطوسی، ضمن "الحاوی للفتاوی"، پہلی اشاعت ۱۴۲۵ھ/ ۲۰۰۵ء، دار الکتاب العربی بیروت
۲۷ العِقد الثمین فی تاریخ البلد الامین، شیخ تقی الدین محمد بن احمد فاسی، تحقیق شیخ محمد حامد فقی، شیخ فواد بن سید عمارہ، ڈاکٹر محمود بن محمد طناحی، دوسری اشاعت ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء، موسسة الرسالة بیروت
۲۸ قلائد الجمان فی التعریف بقبائل عرب الزمان، شیخ احمد بن علی قَلْقَشَندی، تحقیق پروفیسر ابراہیم بن اسماعیل ابیاری، دوسری اشاعت ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء، دار الکتاب اللبنانی بیروت
۲۹ مختصر جمهرة النسب لابن الکلبی، اختصار و تعلیق شیخ مبارک بن یحییٰ بن مبارک غسانی حمصی، تحقیق شیخ محمود فردوس العظم، پہلی اشاعت ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۴ء، مکتبة الیقظة العربیة دمشق

۳۰ المستدرک علی البلاذری، انساب الاشراف، شیخ محمود فردوس العظم، پہلی جلد ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۱ء، آخری جلد ۱۴۲۴ھ/ ۲۰۰۴ء، دار الیقظة العربیة دمشق

۳۱ المعارف، شیخ عبداللہ بن مسلم ابن قتیبہ دینوری، تحقیق شیخ محمد اسماعیل عبداللہ صاوی، اشاعت ۱۳۹۶ھ/ ۱۹۷۶ء، نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی

۳۲ المعارف، شیخ عبداللہ بن مسلم ابن قتیبہ دینوری، پہلی اشاعت ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء، دار الکتب العلمیة بیروت

۳۳ معجم العلماء و المشاہیر، الذین افردو بتراجم خاصة، شیخ عبداللہ بن محمد حبشی، پہلی اشاعت ۱۴۳۰ھ/ ۲۰۰۹ء، المجمع الثقافی ابوظبی

۳۴ معجم قبائل الحجاز، کرنل عاتق بن غیث بلادی، دوسری اشاعت ۱۴۰۳ھ/ ۱۹۸۳ء، دار مکة للنشر مکہ مکرمہ

۳۵ معجم مصنفات الزبیر بن بکار، شیخ ابراہیم بن سعد الحقیل، پہلی اشاعت ۱۴۳۳ھ/ ۲۰۱۳ء، اروقة للدراسات والنشر عمان اردن

۳۶ المنمق فی اخبار قریش، شیخ ابوجعفر محمد بن حبیب ہاشمی، تحقیق خورشید احمد فارق، دوسری اشاعت ۱۴۳۱ھ/ ۲۰۱۰ء، عالم الکتب بیروت

۳۷ کتاب النسب، شیخ ابی عبید قاسم بن سلام، تحقیق مریم محمد خیر درع، پہلی اشاعت ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۸۹ء، دار الفکر دمشق

۳۸ نسب قریش، شیخ احمد بن عبداللطیف جدع، پہلی اشاعت، پہلی جلد ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء، دوسری جلد ۱۴۲۰ھ/ ۲۰۰۰ء، تیسری جلد ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۰ء، دار الضیا عمان اردن

۳۹ نسب قریش، شیخ مصعب بن عبداللہ زبیری، تحقیق پروفیسر ایواراسٹ لیوی پرونسل، چوتھی اشاعت، غالباً ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء، دار المعارف قاہرہ

۴۰ ورقة بن نوفل، مبشر الرسول صلی اللہ علیہ وسلم، عصرہ، حیاتہ، شعرہ، شیخ غسان عزیز حسین، پہلی اشاعت ۱۴۲۳ھ/ ۲۰۰۲ء دار الکتب علمیہ بیروت

۴۱ الہاشمیون فی زمن النبوة، شیخ ابراہیم بن سعد الحقیل، پہلی اشاعت ۱۴۳۶ھ/ ۲۰۱۵ء، اروقة للدراسات والنشر عمان اردن

اردو

۴۲ تاریخ الانساب، علامہ ابن قتیبہ دینوری کی "المعارف" کے نصف اوّل کا ترجمہ از علامہ سلام الدین صدیقی، سال اشاعت درج نہیں، پاک اکیڈیمی کراچی

۴۳ شجرہ رسول مقبول ﷺ و اہل بیت و صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، مولانا غلام دستگیر نامی، پہلی اشاعت ۱۳۴۹ھ/ ۱۹۳۱ء، منشی عزیز الدین نجم الدین تاجران کتب کشمیری بازار لاہور

۴۴ فاطمی و غیر فاطمی سید کی تحقیق، علامہ جلال الدین سیوطی کی "العجاجة الزرنبیة فی السلالة الزینبیة" کا ترجمہ از مولانا محمد فیض احمد اویسی رضوی، اشاعت ۱۴۲۵ھ/ ۲۰۰۴ء، قطب مدینہ پبلشرز کراچی



مولف کی دیگر تالیفات

ناشر

بہاء الدین زکریا لائبریری (وقف)

چکوال